اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / اُنیسواں اجلاس (دوسری نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز منگل مورخہ 7/اپریل 2026ء بمطابق 18 شوال المکرّم ۱۴۴۷ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دُعائے مغفرت۔	06
3	وقفہ سوالات۔	06
4	رخصت کی درخواستیں۔	23
5	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	24

جلد 19 ☆☆☆ شمارہ 2

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز منگل مورخہ 7/اپریل 2026ء بمطابق 18 شوال المکرّم ۱۴۴۷ھ۔
بوقت سہ پہر 3:45 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر،
بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ۚ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝ هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ فَمِنۡكُمۡ كَافِرٌ وَّمِنۡكُمۡ مُّؤۡمِنٌ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ وَصَوَّرَكُمۡ فَاَحۡسَنَ صُوَرَكُمۡ ۚ وَاِلَيۡهِ الۡمَصِيۡرُ ۝

﴿پارہ نمبر ۲۸ سُوۡرَۃُ التغابنُ آیات نمبر ۱ تا ۳﴾

ترجمہ: پاکی بول رہا ہے اللہ کی جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں اسی کا راج ہے اور اسی کی تعریف ہے، اور وہی ہر چیز کرسکتا ہے۔ وہی ہے جس نے تم کو بنایا پھر کوئی تم میں منکر ہے اور کوئی تم میں ایمان دار، اور اللہ جو تم کرتے ہو دیکھتا ہے۔ بنایا آسمانوں کو اور زمین کو تدبیر سے اور صورت کھینچی تمہاری پھر اچھی بنائی تمہاری صورت، اور اس کی طرف سب کو پھر جانا ہے۔ صدق اللہ العظیم۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔

پرنس احمد عمر احمدزئی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بہبود آبادی): point of public importance جناب اسپیکر صاحب! ایک فاتحہ کیلئے مجھے ایک چیز آپ کو بتانا ہے ایک افسوس ناک واقعہ ہمارے حلقے میں ہوا ہے۔ اُس کے لئے فاتحہ کروائی جائے۔ جناب اسپیکر صاحب! ہمارے علاقے کے نوجوان اسرار احمد قلندرانی جس کو 5 دن پہلے اُٹھایا گیا تھا اور 5 دن بعد اُس کی لاش تھانے والے ایگل سکواڈ والے اُٹھا کر لے گئے۔ اور یہ بدمعاشی آپ دیکھیں کہ ایک تو وہ اُٹھا کر لے جا رہے ہیں۔ اُس کو مار دیئے ہیں پھر کہتے ہیں کہ جی اِس نے خودکشی کی ہے۔ 5 دن بعد اطلاع دی ہے پہلے تو پولیس والے نہیں مان رہے تھے کہ اُن کے پاس ہے۔ تو اِس طرح کی چیزیں اگر ہوں گی ایک تو ہوم منسٹر صاحب اِدھر ہوتے تو میں اُن سے پوچھتا اُس میں ضرور کوئی پیش قدمی ہوئی ہوگی۔ اگر کوئی پیش قدمی نہیں ہے تو پھر اِس پر ہم کوئی کمیٹی بنائیں آئی جی پولیس صاحب کے ساتھ۔ تو اِس حوالے سے اسرار احمد قلندرانی کے لیے ایک فاتحہ خوانی کرالیں۔ thank you

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب اسپیکر! ملک نعیم کے father کی death ہوئی ہے اُن کیلئے بھی فاتحہ کر لیں۔

جناب اسپیکر: ok,ok۔ سب کے لیے کراتے ہیں۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): جناب اسپیکر! ایک منٹ اگر۔

جناب اسپیکر: جی please قائد ایوان صاحب۔

جناب قائد ایوان: Honorable member ہمارے excellency پرنس نے جو issue raise کیا ہے۔ we hundred percent agree کہ اُس بچے کے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے۔ اور اُس کے ساتھ جو انکوائری ہے وہ already ہم initiate کر چکے ہیں کہ custodian death جو اُس کی ہوئی ہے وہ کس طریقے سے ہوئی ہے custody میں۔ اور اُس کی جو pictures آئی ہیں وہ بھی بہت تکلیف دہ ہیں لیکن because اُن کا ایک criminal record جو ہے وہ on record موجود ہے تو we can not say prayers for a criminal جو اُس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اُس کو بالکل ہم وہ کریں گے۔ اُن لوگوں کو سزا بھی دیں گے اُن کے خلاف تادیبی کارروائی بھی کریں گے لیکن in this August House جس کا criminal record ہو اُس کے بارے میں اب ہم ماضی میں تو ایسے بہت سارے issues ہوئے ہیں کہ ہم نے مجید لانگو جس نے 210 پنجابی مارے تھے اُس کیلئے بھی فاتحہ خوانی کرائی اور بھی اِس طرح کے بہت سارے لوگ تھے جو state کے

against تھے اُن کے ساتھ فاتحہ ہوتے رہے لیکن میرا خیال ہے کہ humbly request for honorable member کہ آپ اُس criminal کیلئے اِدھر ویسے اللہ اُس کی مغفرت کرے لیکن اسمبلی کے اندر دُعا فاتحہ اُن کیلئے ہوتی ہے جیسے میڈم شاہدہ رؤف صاحبہ کے سسر کا اِنتقال ہوا ہے اور ہماری سیکورٹی فورسز یا اور دوستوں کے عزیز و اقارب ہیں ملک نعیم بازئی صاحب اُن کے والد کی death ہوئی ہے تو اُن کیلئے فاتحہ خوانی کریں criminal کیلئے فاتحہ خوانی اسمبلی میں نہیں ہوسکتی ہے انکوائری yes,already ordered the inquiry اور اگر پارلیمانی کوئی کمیٹی بنانا چاہتے ہیں بالکل you have the authority آپ اُس کے ساتھ club کردیں تا کہ پارلیمنٹ کو پتہ چلتا رہے کہ کس قسم کا انکوائری ہورہی ہے اُس کیلئے بھی all agree لیکن i humbly request honorable members سے بھی میں آپ کے توسط سے request کرتا ہوں آپ سے بھی request کرتا ہوں کہ criminals کیلئے فاتحہ خوانی provincial assembly میں نہیں ہونی چاہیے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ایک منٹ آغا صاحب سر! اِس پر کمیٹی بن چکی ہے گورنمنٹ لیول پر؟

جناب قائد ایوان: میں نے order اُسی دن کردیا تھا جی۔

جناب اسپیکر: مائیک آن کریں۔

جناب قائد ایوان: میں نے order اُسی دن کردیا تھا اُس کے بعد پھر میں نے چیک نہیں کیا with my staff کہ ہوگیا یا نہیں ہوا ہے وہ میرے نوٹس میں آگیا تھا اُس پر بہت بہیمانہ تشدد کیا گیا ہے۔ that is not a good thing اُس کی ہم سارا یہ ایوان اُس کی مذمت کرتا ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے جی۔

جناب قائد ایوان: لیکن میرا پوائنٹ بڑا sensitive ہے۔

جناب اسپیکر: ہاں بالکل۔

جناب قائد ایوان: It is very thin line between a criminal and a citizen تو we cannot offer prayers for a criminal کہ because اُس کا پورا ایک criminal record ہے وہ اُس کی اپنی جگہ پر ہے۔ جو اُس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ despite all this کہ اُس کا criminal rocord ہو nobody is allowed to kill them like this جس طرح سے ہوا ہے اُس کیلئے جو ذمہ داران ہیں اُن کے خلاف کارروائی کریں گے آپ clip کرنا چاہتے ہیں اپنی کوئی کمیٹی ہماری کمیٹی

کے ساتھ تو you are always welcome آپ ایک پارلیمانی کمیٹی بالکل honorable excellency جو ہے ہمارے اُن کو بھی اُس کا ممبر بنادیں دو رُکنی بنادیں ایک اُن کو بنادیں ایک کسی بھی ممبر کو۔ جس کو آپ چاہے ہیں وہ اُس پر انکوائری میں ہمارے ساتھ رہے ہم بالکل کارروائی کریں گے لیکن criminal کیلئے فاتحہ خوانی وہ بھی بلوچستان کی provincial assembly میں we cannot allowed that جی۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے جی۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بہبود آبادی: میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اِس وقت پولیس کے ہاتھوں سے وہ ہوا ہے تھانے کے اندر اُس کو مارا گیا یا خود وفات پا گیا ہے اُنہوں نے تو کہا ہے کہ اِس نے خودکشی کی ہے جو بہت تعجب کی بات ہے مگر اِس وقت وہ گورنمنٹ کے اِدارے کے پاس تھا اُس کی custody میں تھا جو اسکی موت ہوئی ہے اگر ہم اُس کیلئے فاتحہ بھی نہ کریں تو میں اِس پر واک آوٹ کررہا ہوں۔ thank you

جناب اسپیکر: no issue۔ مولوی صاحب، محترمہ فرح عظیم شاہ صاحبہ! آپ کہہ رہے تھے کہ نعیم بازئی صاحب کے والد کی death ہوئی تھی؟

اور دوسرا نوابزادہ جمیل بگٹی کی اور تیسرا کون ہے؟

محترمہ غزالہ گولہ بیگم (ڈپٹی اسپیکر): پاکستان پیپلز پارٹی کی نرگس مصطفیٰ صاحبہ کی بھی death ہو چکی ہے جی۔

جناب اسپیکر: دوبارہ بتائیں میڈم۔

محترمہ ڈپٹی اسپیکر: شیری رحمٰن صاحبہ کی بیٹی کا اُن کیلئے بھی دعا مغفرت کروائیں بہت مہربانی ہوگی۔

جناب اسپیکر: ok۔ مولوی صاحب فاتحہ کریں۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب اسپیکر: جناب دنیش کمار سینٹر صاحب کو بلوچستان اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ سر! مجھے شروع کرنے دیں میں نے تو ابھی تک کارروائی شروع ہی نہیں کی۔ بس سلسلہ شروع ہو گیا خود بخود۔ دو منٹ کیلئے میں آپ کو موقع دیتا ہوں please۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمِ۔ وقفہ سوالات۔

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات۔ میر جہانزیب مینگل صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 268 دریافت فرمائیں۔ جہانزیب مینگل صاحب کی چھٹی کی درخواست آئی ہے۔ question ڈیفر کیا جاتا ہے۔ میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 327 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: سوال نمبر 327۔

☆365 **میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی:** __نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 17 اکتوبر 2025ء۔__

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ سال 25-2024ء اور سال 26-2025ء کے بجٹ میں مانگی ڈیم کیلئے کل کتنی لاگت مختص کی گئی ہے مختص شدہ لاگت سے مذکورہ سالوں میں کل کتنی رقم جاری کی گئی ہے اور ٹھیکیدار کو کل کتنی ادائیگی کی گئی ہے۔ نیز یہ بھی بتلایا جائے کہ مانگی ڈیم کس سال میں شروع کیا گیا ہے اور یہ منصوبہ کب مکمل کیا جائے گا۔ مانگی ڈیم کے پراجیکٹ ڈائریکٹر اور مانگی ڈیم کے ٹھیکیدار کے نام کی بھی تفصیل دی جائے؟

جناب اسپیکر: concerned minister is around منسٹر صاحب کی چھٹی کی درخواست ہے۔ زابد علی ریکی صاحب۔

میر زابد علی ریکی: چلو ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: Parlimani secretary for public health department ؟ok آپ reply کریں گے؟ no no۔ زابد علی ریکی صاحب کا سوال نمبر 327 ڈیفر کیا جاتا ہے۔ زابد علی ریکی صاحب کا again question نمبر 365 regarding پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیفر کیا جاتا ہے۔ میر زابد علی ریکی صاحب کا سوال نمبر 418 محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیفر کیا جاتا ہے۔ اصغر علی ترین صاحب کا سوال نمبر 368 محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیفر کیا جاتا ہے۔ اصغر علی ترین صاحب کا question again 369 نمبر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیفر کیا جاتا ہے۔ مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ صاحب کا سوال نمبر 469 مولانا صاحب بھی نہیں ہیں اور concerned minister بھی نہیں ہے ڈیفر کیا جاتا ہے۔ میر یونس عزیز زہری صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 286 دریافت فرمائیں محکمہ صنعت و حرفت۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): سوال نمبر 286۔

☆286 **میر یونس عزیز زہری، رُکن اسمبلی:** __نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 26 جون 2025ء۔__

کیا وزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ __مورخہ 23 فروری 2026 کو مؤخر شدہ۔__

محکمہ صنعت و حرفت نے ضلع خضدار میں ماربل سٹی کیلئے کل کسقدر رقم مختص کی ہے۔ مختص شدہ رقم سے ابتک کل کتنی رقم خرچ کی گئی اور یہ کب تک مکمل ہو جائے گا نیز ان کی فزیکل اور فنانشل صورتحال کی بابت بھی مکمل تفصیل دی جائے۔

جناب اسپیکر: 286 جی concerned minister پلیز۔

نوابزادہ محمد زرین خان مگسی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون و پارلیمانی امور): جی جواب پڑھا ہوا

تصور کیا جائے۔

وزیر صنعت وحرفت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 22 دسمبر 2025ء۔

مالی سال 20-2019ء کے دوران محکمہ صنعت وتجارت حکومت بلوچستان کی جانب سے ضلع خضدار میں مقامی ماربل صنعت کو فروغ دینے کیلئے ماربل سٹی کے قیام کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے اس سلسلے میں ضلع خضدار میں 200 ایکڑ اراضی مختص کی گئی ہے۔حکومت بلوچستان نے ضلع خضدار میں ماربل سٹی کے قیام کیلئے مالی سال 20-2019ء کی پی ایس ڈی پی میں مجموعی طور پر 100 ملین روپے مختص کیے ہیں اس فنڈ کے تحت مجوزہ مقام پر سڑکوں، پانی کی فراہمی اور حفاظتی ڈھانچے گارڈ رومز کی تعمیر عمل میں لائی گئی ہے محکمہ صنعت وتجارت نے مذکورہ اسکیم کا تخمینہ لاگت پر نظر ثانی کے بعد اضافی لاگت کا تخمینہ بھی پیش کیا تاہم محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے اس تجویز کو مؤخر کرتے ہوئے یہ سفارش کی کہ منصوبے کیلئے فزیبلیٹی اسٹڈی کروائی جائے اس ضمن میں محکمہ صنعت وتجارت نے فزیبلیٹی اسٹڈی کیلئے درکار فنڈز کی فراہمی کی غرض سے محکمہ منصوبہ بندی وترقیات کو گزارشات ارسال کیں تاحال یہ تجویز پی ایس ڈی پی میں شامل نہیں کی جاسکی مزید تفصیل **(اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں)**

جناب اسپیکر: آغا صاحب کو واپس اسمبلی آنے پر welcome کرتے ہیں۔جی اپوزیشن لیڈر please۔

(اس موقع پر معزز رکن اسمبلی پرنس احمد عمر احمد زئی نے واک آوٹ ختم کرکے واپس ہال تشریف آ گئے اس موقع پر معزز اراکین اسمبلی نے ڈیسک بجائے)

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! میں نے سوال کیا تھا یہ پہلے بھی میں نے کیا تھا اور ابھی یہ خضدار ماربل سٹی کے بارے میں۔اِس پر اُنہوں نے کہا تھا کہ ہم نے کوئی چھ آٹھ سال پہلے اِس پر کچھ پیسے خرچ کیے اس میں بور لگائے روڈ بنادی اور اس کے بعد اس کا کام بند ہوگیا ہے۔یہ بھی کسی کام کے لیے میرے خیال میں یہ آٹھ یا نو سال سے بند ہے وزیر صاحب مجھے بتائیں گے کہ کیوں بند ہے اور اُس کے بنانے کا کیا مقصد تھا؟ اور اس کو اب بند کیا گیا ہے یہ 2019 میں اِس پر 100 ملین خرچ کیے ہیں۔2019ء سے ابھی چھ سال تو ہوگئے ہیں۔چھ سال میں ابھی اس کی پوزیشن کیا ہوگی کہ وہ روڈ جو بنا دی اُس روڈ کی کیا پوزیشن ہوگی ؟ یا وہ جو boundary wall بنا دی وہ کہہ رہے ہیں کہ boundary wall بنا دی۔میں نے کوئی boundary wall وہاں نہیں دیکھی میں اُسی حلقے سے ہوں وہاں کوئی boundary wall نہیں ہے تو مجھے اِس کا سمجھ نہیں آرہا کہ یہ چھ سال تک اس کا کام کیوں رکا رہا ہے؟ آیا ڈیپارٹمنٹ کی کمزوری ہے یا کوئی اور مسئلہ ہے؟

جناب اسپیکر: اِس کی basic construction رُکی ہوئی ہے؟

جناب قائد حزب اختلاف: جی سر! بالکل بقول اِن کے۔

جناب اسپیکر: بقول اِنکے۔

جناب قائد حزب اختلاف: جی ہاں۔

جناب اسپیکر: جی Concerned Minister please

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون وپارلیمانی امور: جی basically یہ 2019-20ء کی اسکیم ہے اِس میں تین اسکیمز تھیں ایک لور لائی، خضدار اور دالبندین at چاغی اُن کے components تھے جی ایک اپنا component تھا روڈ کا، روڈ infrastructure ایک ٹیوب ویل اور ایک گارڈ روم جو preffery کے جو ماربل سٹی کے جو infrastructure پر کام تھا۔ پھر جی ایک کام اِس کے جو financial progress ہے اس کا جو physical progress ہے is 100% completed یہ آپ دیکھ بھی سکتے ہیں۔ مگر اس کے بعد جی اِس کا revision ہوا جب پی اینڈ ڈی گیا تو revision میں یہ کیا کہا گیا اُنہوں نے کہ آپ اس کی feasibility study کریں اور اُس کے مطابق پھر آپ cost کو enhanced کر کے آپ یہ اسکیم واپس رکھیں جو دوسرے components کے لیے۔ اب یہ رُکا ہوا ہے at basically feasibility ہونی ہے اِس کو، 40 ملین کی feasibilty کا PC-I وغیرہ سب کچھ تیار ہے مگر وہ پی ایس ڈی پی میں reflect نہیں ہوا۔ تو first step is feasibility کے لیے رقم مختص ہو feasibility کے بعد جی اپنا یہ آگے جا کے کام ہوگا بلکہ پی ایس ڈی پی 2026-27ء میں بھی یہ establishment of Marble city revised cost لکھا ہوا ہے may be یونس عزیز زہری صاحب! اگر آپ دیکھ لیں کاغذ میں جواب میں یہ attached ہے تو feasibility studies کا ہو اور پھر next phase جو دوسرے components ہیں اُس کے پھر کام آگے PSDP میں۔۔۔

جناب اسپیکر: اِن کا question یہ ہے کہ یہ revision کی طرف کیوں گیا ہے یہ مطلب complete کیوں نہیں ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون وپارلیمانی امور: نہیں جناب اسپیکر! ایک منٹ یہ کمپلیٹ ہو گیا ہے جو original اسکیم تھی 100 ملین کی وہ completed ہے۔

جناب اسپیکر: ok, ok۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون وپارلیمانی امور: ہاں جو دوسرے components ہیں

وہ رہ گئے۔

جناب قائدحزب اختلاف: جناب اسپیکر! کوئی feasibility بناتے ہیں کہ یہ کام مکمل ہوا گر انہوں نے 100 ملین کا بنائی ہے تو 100 ملین کا اگر کام کیا ہے تو باقی پھر یہ کیوں اِس کو start نہیں کر رہے ہیں؟ اِس میں نہ بجلی ہے نہ پانی ہے نہ کوئی اور سہولت ہے اُس میں تو اگر 100 ملین کی تھی کیونکہ اس میں انہوں نے کیا کیا تھا جو PD بنایا تھا یا جو انجینئر تھے وہ ایریگیشن کے کسی بندے کو دیا تھا جو ابھی ابھی وہ بندہ ایریگیشن کے cases میں suspend ہے۔ تو اِس کو بھی اِس کی نذر کیا گیا تھا کیونکہ ڈیپارٹمنٹ اپنی کوتاہی اس میں کر رہا ہے ابھی چھ سال ہو گئے چلو میں مانتا ہوں پیسے کم چھ سال سے feasibility کیوں نہیں بن رہی ہے؟ چھ سال تک کیا اس کا کیا وہ پیسے چلے گئے؟ ڈیپارٹمنٹ اِس پر کیا کر رہا ہے؟

جناب اسپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ جو 100 ملین تھے وہ تو خرچ ہو چکے ہیں۔

جناب قائدحزب اختلاف: سر! تو باقی اس کو مکمل کون کریگا؟

جناب اسپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ 27-2026ء کے اندر reflected ہے یہ۔

جناب قائدحزب اختلاف: کون کریگا چلو تو مجھے بتا دیں یہ allotment کر کے دے دیں میں لوگوں سے چندہ کر کے کروادوں گا اُس کو allotment کر کے لوگوں کو دے دیں۔ جہاں ماربل سٹی والے ہیں وہ شہر میں بکھرے ہوئے مختلف جگہوں پر یہ الاٹمنٹ کر کے ان کو دے دیں میں چندہ کر کے اس کو مکمل کروں گا اگر گورنمنٹ سے نہیں ہوتا ہے گورنمنٹ اپنی کوتاہی کو کیوں چھپا رہی ہے اِس میں؟ جناب اسپیکر! کوئی اسکیم بن جاتی ہے تاکہ وہ مکمل ہونے کے لیے بن جاتا ہے اُس کی feasibility کس لئے بن جاتی ہے؟ کہ وہ مکمل ہو جائے نہ اس میں پانی ہے نہ اس میں boundary wall ہے نہ کوئی اور سہولتیں ہیں۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب! ذرا تھوڑی سی detail بتائیں کہ اِس کے اندر یہ جو سارے points اُٹھائے گئے ہیں کہ وہاں جو basic چیزیں ہیں وہ کہتے ہیں اُس میں ساری missing ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون و پارلیمانی امور: جی۔ میں وہی واپس دُہرانا چاہ رہا ہوں کہ جو initial اسکیم تھی جس کی bases پر یہ اِس کی اپنا روڈ، ٹیوب ویل اور گارڈ روم وہ اُس کا physical اور financial progress سو فیصد completed ہے مگر جو دوسرے components ہیں جس جو جس چیز کی بنیاد پر وہ revision میں گئی ہے وہ elements ابھی تک components ختم نہیں بلکہ پی ایس ڈی پی میں reflect ہی نہیں ہوئی ہے۔ ڈیپارٹمنٹ نے یہ کہا کہ جی دیکھیں یہ ابھی تین components تو بن گئے،

next phase کے جو دوسرے components ہیں اس کی feasibility study بنے گی پھر جا کے یہ revised ہوگی تو وہ جو سیکنڈ پارٹ ہے feasibility اور جو تیسرا issue ہے جو اپنا revision کا ہوا ابھی تک نہیں ہوا مگر جو دوبارہ میں آپ سے کہہ رہا ہوں جو initial اسکیم تھی وہ 100% completed physical بھی اور financial بھی۔

جناب اسپیکر: یہ کون سی پی ایس ڈی پی میں آپ کہہ رہے تھے reflect ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون و پارلیمانی امور: جی۔

جناب اسپیکر: کونسی پی ایس ڈی پی میں شامل ہے یہ؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون و پارلیمانی امور: شامل نہیں ہوا پچھلی دو تین پی ایس ڈی پیز میں ڈیپارٹمنٹ نے، ڈیپارٹمنٹ نے کوشش کی ہے مگر وہ reflect نہیں ہوئی۔

جناب اسپیکر: ok۔

جناب قائد حزب اختلاف: تو اس کے بارے میں ابھی مجھے بتایا جائے کہ کیا ہوگا اِس کا؟

جناب اسپیکر: ابھی بتایا جائے کہ further آگے کیا ہوگا؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون و پارلیمانی امور: کہنے کا مقصد یہ ہے اس میں۔۔۔

جناب قائد حزب اختلاف: اگر وہاں کوئی واٹر سپلائی مجھے کسی نے دِکھائی تو مجھے بتادے۔کوئی اس میں پانی کا وہ ہے نہ کوئی دفتر بن گیا ہے روڈ کے کچھ components وہاں بنے ہوئے ہیں۔میں یہ یہی کہ رہا ہوں یہ کرپشن کی نذر ہو چکی ہے اِس میں کمیٹی بنادے کوئی جائے کمیٹی جائے ڈپٹی کمشنر کو اپنا وہ کردے۔کمشنر کو کردی مجھے کوئی اس سے واسطہ نہیں ہے جا کے دیکھے اگر وہاں کوئی جا سکتا ہے چھ سال سے feasibility نہیں بن رہہ ہے چھ سال سے پی ایس ڈی پی میں reflect نہیں ہورہی تو اُس کو کیا کریں ہم لوگ ابھی مجھے تو گورنمنٹ بتادے ناں کہ اِس کا اب کیا کرنا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کا جو PD تھا وہ بھی suspended ہے؟

جناب قائد حزب اختلاف: PD تو suspend ہے کسی اور کیس میں۔۔۔(مداخلت) ایک منٹ جب اس طرح کی چیزیں ہوں گی ناں اریگیشن میں ایک XEN تھا اور وہاں بھی PD تھا۔اریگیشن کہاں اور انڈسٹریز کہاں؟ ایک بندے کو تین تین چار چار اس کا تو بیڑا غرق ہوجائے گا۔

جناب اسپیکر: let progress لیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون و پارلیمانی امور: میں تھوڑی سی clarificatio ایک منٹ میں تھوڑی

سی clarify کرنا چاہ رہا ہوں کہ یونس زہری صاحب کہہ رہے ہیں کہ جو initial اسکیم تھی وہ completed نہیں ہے؟ یا جو اس کے دوسرے مزید components آنے تھے وہ completed نہیں ہیں یہ تھوڑی سی clarify کرلیں۔

جناب اسپیکر: یہ بتائیں ذرا۔

جناب قائد حزب اختلاف: جو آپ لوگ کہہ رہے ہیں کہ 10 ملین کا آپ اِس پر انکوائری کر دیں کہ 10 ملین کے کام وہاں پر ہے 100 ملین کا sorry۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون و پارلیمانی امور: ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ initial جو 100 ملین تھے۔۔۔(مداخلت)۔

جناب قائد حزب اختلاف: کہہ رہے ہیں کہ پانی complete ہے building complete ہے روڈ complete ہے آپ مجھے دِکھا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون و پارلیمانی امور: ٹھیک ہے۔۔

جناب قائد حزب اختلاف: کوئی جائے کوئی انکوائری رپورٹ کرے اِس پر جا کر دیکھ لے کہ یہ چیزیں completed ہیں کہ نہیں؟

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب! ابھی آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب قائد ایوان: جناب اسپیکر صاحب!۔

جناب اسپیکر: ok,ok جی please جی قائد ایوان صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں جی فرمائیں۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): honorable Speaker یہ ایک اسکیم reflect ہوئی تھی۔ back not in our Government, in previous government اور اُس میں گورنمنٹ کا یہ خیال تھا کہ تین چار ایسی industrial states بنائی جائیں، خاص طور پر marble cities بنائے جائیں۔ جہاں ماربل کا کاروبار ہوتا ہے۔ بجائے ماربل جو ہے وہ کراچی میں جا کر اُس کی finishing ہو۔ اور اُس کی packing ہو۔ اور پھر اُس کے export ہو، تو کیوں ناں بلوچستان کے اندر جو کہ بہت ہی ایک اچھی سوچ تھی اور ایک اچھی اسکیم تھی۔ اُس کے two phases تھے۔ first phase میں اُس جگہ کو acquire کرنا تھا۔ اُس کی چاردیواری بنانی تھی۔ اُس میں basic facilities دینی تھی۔ اُس کے بعد پرائیویٹ سیکٹر میں آکر اُس پر کام کر رہا تھا۔ تاکہ وہ اپنے plots بنائیں اور وہاں آکر اپنی فیکٹریز لگائیں اور باقی کام کریں۔ گورنمنٹ نے اُس پر کوئی انڈسٹریز نہیں کھڑی

کرنی تھی۔ گورنمنٹ نے صرف اُس جگہ کی نشاندہی کرنی تھی۔ اب کیونکہ بہت پرانا کیس ہے۔ جہاں تک یہ کہہ رہے ہیں honourable opposition Leader Sahib I agree on that اُن کا حلقہ ہے۔ اُن کو ہم سے بہت بہتر پتہ ہوگا۔ کاغذوں میں تو یہی ہے ہمارے honourable جو Parliamentary Secretary for Parliamentary Affairs بتا رہے ہیں آپ کو کہ ہمارے ہاں تو یہ finished ہے اگر یہ نہیں ہے تو درست نشاندہی کر رہے ہیں تو کسی اور کے نہیں PAC کے ذمے لگا دیں۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی جائے اس کی انکوائری کرے۔ جو گورنمنٹ کی طرف سے support چاہیے ہم اُن کو provide کریں گے۔ یہ گورنمنٹ کے پیسے کا ضیاع اگر اس طرح جاری رہا۔ تو یہ this is a alarming یہ بالکل honourable opposition Leader ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ we agree on that آپ اُس کی انکوائری کرالیں پی اے سی سے کرالیں۔ اپوزیشن کے ممبر ہیں وہ جائیں اس کی انکوائری کرا دیں۔ ہمارے کاغذوں میں تو اسکو complete show کیا گیا ہے۔ اگر نہیں تو جو ذمہ دار لوگ ہیں اُن کے خلاف کارروائی کا لکھیں۔ ہم کارروائی کریں گے اور اُس کو آگے کیلئے feasibility study. کیا ہوتی ہے۔ دیکھیں feasibility study تو یہ ہے کہ اب یہاں کیا marble city کامیاب ہے یا نہیں۔ کرنی تو پہلے چاہیے تھی اب unfortunately پہلے نہیں ہوئی ہے۔ جس کی بھی کوتاہیاں I want to going to details but feasibility study. پہلے ہوتی ہے اسکیم بعد میں آتی ہے۔ ہمارے ہاں اسکیم ڈالنے کے لئے لوگوں کو اتنی جلدی ہوتی ہے کہ اسکیم پہلے ڈال دیتے ہیں feasibility پھر بعد میں بنتی رہتی ہے۔ So these are the issues جو بلوچستان کے پی ایس ڈی پی میں جو اس پر PHD کی جاسکتی ہے۔ اگر پچھلے دس سال کی PSDP اُٹھالیں یا 15 سال کی یا 20 سال کی تو اُس پر کوئی اگر PHD کرنا چاہے کوئی thesis کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔ اس حد تک اس میں وہ abnormalities ہیں۔ تو honorable جو PAC کے chairman ہے وہ اس پر انکوائری کریں۔ آپ کا حکم ہے جاکے دیکھ لیں وہاں۔ اور future planning کیلئے میں اپوزیشن لیڈر کے ساتھ خود ملوں گا اور ہم دونوں بیٹھ کر اُس کا future کوئی plan کرلیں گے کہ اُس کا future کیا ہے اُس کے مطابق آگے چلیں گے۔

جناب اسپیکر: اپوزیشن لیڈر زہری صاحب! اس کے لئے ایک inspection committee بناتے ہیں ٹھیک ہے۔ اُس میں انڈسٹریز والوں کو بھی شامل کرتے ہیں۔ اور ساتھ باقی لوگوں کو بھی جاکر وہ خود on ground جاکر ان کی visit کریں اور اُن کے جو بھی components ہیں وہاں onground پر جو چیزیں موجود ہیں۔ اُس کی بھی detail لے آئیں ساری تقریباً۔ اور جو نہیں ہے اور آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں جو خدشات کا اظہار

کررہے ہیں پھر اُس کو آپ کے سامنے رکھ لیتے ہیں۔انشاءاللہ۔

جناب قائد حزبِ اختلاف: ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے جی۔ابھی سیکرٹری صاحب! سیکرٹری انڈسٹریز کو بتائیں۔یہ جو question اُٹھایا گیا ہے اپوزیشن لیڈر کی طرف سے۔کہ اس پر detail منگوائیں اُن سے پھر اُس پر ایک کمیٹی بنائیں گے۔میر یونس عزیز زہری صاحب سوال نمبر 450 دریافت فرمائیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: سوال نمبر 450۔

☆450 میر یونس عزیز زہری، رُکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 23 دسمبر 2025ء۔

کیا وزیر صنعت وحرفت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ مورخہ 23 فروری 2026ء کو مؤخر شدہ۔

محکمہ صنعت وحرفت نے مالی سال 26-2025ء میں انٹر پرائز ڈویلپمنٹ پروگرام بلوچستان کے کن کن اضلاع میں شروع کیا گیا ہے اور اب تک کون سے اضلاع میں کتنی لاگت سے کام مکمل اور کن کن اضلاع میں کام جاری ہے ہر ضلع کی فزیکل اور فنانشل صورت حال کی بابت مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر صنعت وحرفت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 29 جنوری 2026ء۔

انٹر پرائز ڈویلپمنٹ پروگرام حکومت بلوچستان کے اسٹریٹیجک پروگرامز کا حصہ ہے بنیادی طور پر یہ پروگرام جنوبی بلوچستان کے چھ اضلاع آواران، پنجگور، کیچ، خاران، گوادر اور واشک جو اس وقت امن وامان کی مخدوش صورتحال کا سامنا کررہے ہیں کیلئے ترتیب دیا گیا ہے اور اس تین سالہ منصوبے کی لاگت 15.27 ارب روپے ہے۔

یہ پروجیکٹ موجودہ مالی سال کی پہلی ششماہی (جولائی تا دسمبر) میں انتظامی وتیکنیکی وجوہات کی بنا پر مکمل طور پر شروع نہیں ہوسکا اس کی وجہ ضروری مراحل کی تکمیل تھی صوبائی کابینہ نے 18 ستمبر 2025ء کو بی آر ایس پی (BRSP) کو بطور "نفاذی شراکت دار (Implementing Partner)" شامل کرنے کی منظوری دی انٹر پرائز ڈویلپمنٹ پروگرام کیلئے صوبائی ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی (PDWP) کا اجلاس 19 ستمبر 2025ء کو منعقد ہوا جس میں پروجیکٹ کی منظوری دی گئی ان منظوریوں کے بعد پروگرام باضابطہ طور پر نفاذ کے مراحلے میں داخل ہوچکا ہے تاہم بینک اکاؤنٹ کی منظوری نہ ملنے کی وجہ سے ابتک مالی اخراجات کی ادائیگی ممکن نہیں ہوسکی ہے۔

جناب اسپیکر: جی یونس صاحب۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! اس میں مَیں نے یہ کہا کہ یہ صنعت وحرفت 26-2025ء کے بجٹ میں اُنہوں نے یہ کچھ اضلاع کیلئے پیسے رکھے ہیں اور اُن کے اور آج تک ان اضلاع میں کام کہیں بھی شروع نہیں ہوا ہے۔

جو سوال نمبر 450 ہے تو اسمیں جناب اسپیکر! یہ ساڑھے پندرہ ارب روپے ان کے لئے رکھے ہیں۔ اُس میں انہوں نے ایک لائن پر جو ڈسٹرکٹ لے لئے ہیں وہ ایک لائن پر لے لیئے۔ مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے کہ کونسا ڈسٹرکٹ لیا کونسا نہیں لیا سب کے لئے ہونی چاہیے۔ اس میں اُنہوں نے لئے آواران، پنجگور، کیچ، خاران، گوادر، واشک۔ جو ایک ٹریک پر جارہے ہیں۔ تو ان کو سب کو ایک ساتھ لے لیئے۔ اس میں ہونا یہ چاہیے تھا کہ ہر ڈویژن سے۔ جیسے قلات ڈویژن ہے قلات ڈویژن سے کوئی ایک ڈسٹرکٹ لے لیتے۔ نصیر آباد سے لے لیتے۔ یا دوسرے ڈسٹرکٹوں سے لے لیتے۔ ابھی اس میں جہاں سے لے لیئے اُنہوں نے ایک ہی لائن میں جو ڈسٹرکٹس ہیں ان کو لے لیئے ہیں باقی کو چھوڑ دیا ہے۔ دوسری بات اس میں اُنہوں نے یہ کیا ہے کہ ہم نے ابھی تک کوئی کام نہیں کیا ہے اور BRSP کو آپ نے دے دیا ہے۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا ہے جناب اسپیکر! BRSP کا اس سے کیا کام ہے۔ کیا BRSP نے اس پر کوئی investment کی ہے۔ یا BRSP کوئی اور بھلا ہے۔ جو ہمارے ساتھ مدد کریگا۔ اپنے پیسے دے دیگا یا کیا کریگا ہمارے ساتھ۔ کہ پیسے ہم نے رکھے ہیں ہمارے بجٹ سے۔ BRSP کو اس میں کیوں involve کیا گیا ہے۔ آیا اس میں مجھے سمجھ نہیں آرہا ہے یہ ذرا مجھے منسٹر صاحب بتادیں کہ BRSP کا اس میں کام کیا ہے؟

جناب اسپیکر: یہ initial question میں یہ کہہ رہا ہے آپ کو جواب دیئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس کو خصوصی طور پر یہ چھ ڈسٹرکٹس کے لئے رکھا گیا ہے۔

جناب قائد ایوان: سر! اگر مجھے اجازت دے دیں تو مَیں کچھ بولنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی please۔ قائد ایوان صاحب۔

جناب قائد ایوان: with your kind permission Sir. honorable leader of the Opposition کا بہت important سوال ہے یہ ہماری strategic schemes میں سے ایک اسکیم ہے اور اس August House میں جو سب سے زیادہ sense from the day first آرہی تھی کہ جو ہمارے bordering districts ہیں جو ایران کے ساتھ ہیں اُن پر۔ کیونکہ بارڈر کو regularize کرنا تھا اور بارڈر کا جو informal trade تھا اُس کو حکومت کم کررہی تھی۔ اور اس August House کا sense تھا کہ اُن علاقے کے لوگوں کے لئے کوئی اس طرح کی اسکیم ہونی چاہیے کہ جس سے وہ نوجوان جس نے اپنا future زمباد declare کیا ہوا تھا تو اُس کے لئے کوئی پروگرام starte کریں۔ تو ہم نے جو ضلع لیے ہیں یہ سارے bordering districts کے ہیں اور اُن bordering districts کے بچوں کو ہم نے enterprise پروگرام زدینے تھے۔ تاکہ وہ enterprise program کرکے اپنا legal trade کی طرف

جائیں legal کام کی طرف جائیں نہ کے illegal کام کی طرف جائیں ۔ اب اُس میں BRSP کی جو involvement جو اُن کا جو سیکنڈ سوال تھا ۔ first part تو صرف bordering districts کیلئے تھا ۔ second part یہ تھا اُن کا میں نے جواب دے دیا Honorable Minister کو ۔ وہ کیوں تھا؟ اُس کی reason یہی تھی کہ وہاں کے جو نوجوان جو پہلے informal trade میں تھے اُن کو formal trade کی طرف لے کر آیا ۔ اب BRSP کی involvement کیا ہے ۔ BRSP کی involvement جناب اسپیکر! as a third party. what is the plan .the plan is کہ ایک نوجوان کو اگر ہم past میں جائیں تو we had in example of Gwadar کہ گوادر کے لوگوں کو 2002ء میں اُس کا boom آیا تو پیسے ملے پراپرٹی کے ۔ اور وہ پراپرٹی کے پیسے لے کر وہ کہاں چلے گئے ۔ that's a long story لوگوں کی اپنی مرضی تھی جہاں مرضی خرچ ہوئے زیادہ پیسے کراچی میں جا کر خرچ ہوئے ۔

جناب اسپیکر: Honorable members order in the House please

جناب قائد ایوان: I am your chief executive and speaking آپ میرے پیچھے کھڑے ہیں ۔ sorry honorable Speaker صاحب ۔ اُس کے بعد اُس کا دوسرا پارٹ تھا ۔ اس کا دوسرا part جو ہے وہ یہ تھا کہ BRSP کی involvement کیوں تھی ہمارے پاس آواران کی example تھی کہ جب آواران میں earthquake آیا ۔ تو یہی option دو ہیں ۔ honorable member ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ صاحب چیف منسٹر تھے ۔ اور آج سے ایک ، دو دن پہلے discuss کر رہے تھے کہ ، There were two options ، one کہ اُن کو پیسے دیدیں جو کہ زیادہ تر لوگوں کا خیال تھا وہاں سے لیکن اُس وقت کی حکومت نے ڈاکٹر صاحب کی قیادت میں یہ فیصلہ نہیں کیا بلکہ لوگوں کو گھر بنا کر دینے کا اور اُنہی سے بنا کر دینے کا اور ایک پورا mechanism بنایا تو this was behind our mind کہ ہم اِس پروگرام کو BRSP کو ہم نے role کیا دیا ہے ۔ اُس کو ہم role دیا ہے کہ آپ ہمارا جو enterprise ہے اور جو ہمارا نوجوان ہے جس کو ہم کاروبار کو موقع دینا ہے اُس کو train کریں اُس کو train کرنے کے بعد اُس پر ایک check رکھیں کہ وہ کاروبار کس طرح کر رہا ہے اور اُس کے کاروبار کو stable کریں for five years جس کے لیے وہ one percent یا I am not this is the August House میں اِس پر figure پر اگر correct نہیں ہوں گا تو مجھے معاف کیجئے گا ۔ یہ ایک خاص percentage ہے it is very low جو کہ BRSP کو دیا جا رہا ہے وہ پانچ سال تک اُس پروگرام کو monitor کرے گا نہ صرف monitor کریگا بلکہ اُس نوجوان کو وہ ہنر سکھائے گا وہ کاروبار کا

طریقہ سکھائے گا اُس کو پیروں پر کھڑا کریگا اُس کے بعد وہ BRSP وہاں سے آہستہ اپنے آپ کو minus کریگا۔ کیونکہ گورنمنٹ سے تو یہ کام ہونے والا نہیں تھا۔ تو اِس پر جو حکومت کی نیت ہے وہ صرف یہ ہے کہ اپنے اُس نوجوان کو جو disintegrated ہے with the state اور جب اُس سے وہ کاروبار جس کو آپ کاروبار کہتے ہیں اور کاغذ اور آئین پاکستان کا constitution اُس کو اسمگلنگ کہتا ہے اُس کو اسمگلنگ سے روکنا تھا اور اُس کو legal کام کی طرف لے کر آنا تھا اِس لیے ان districts کو چُنا گیا اور اِس کے لیے ایک enterprise program اِس کا تیسرا پارٹ جو سوال تھا اُس کا بھی میں جواب دے دیتا ہوں آنریبل اپوزیشن لیڈر کو why it is delay۔ جو اِس طرح کے strategic program ہوتے ہیں اِس میں ہمیشہ delays آتے ہیں اُس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہم عجلت میں وہ کام نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ we have started this program، large scale میں start نہیں ہوا ہے small scale میں start ہو گیا ہے and I assure this August house کہ this is one of the most important strategic program closed to my heart کہ ہم نے اُس نوجوان کو جس کا future ہم نے زمباد declare کیا ہوا ہے اُس کو واپس زمباد سے لے کر آنا ہے اور اُس کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنا ہے تاکہ وہ باعزت روزگار کرے باعزت کاروبار کرے اور حکومت اُس کے کاروبار میں اُس کی مدد کرے۔ بلاسود قرضے دے ابھی اِس میں قرضے بھی شاید نہیں ہیں یہ تو one time favour ہے اور اِس کو پھر ہم آگے بھی continue رکھنا چاہتے ہیں so maximum لوگ اِس سے benefit اُٹھا سکیں اور informal trade سے formal trade کی طرف آسکے۔ تو یہ اِس scheme کا project کا مقصد تھا اور اِس پر جو delays ہیں وہ بھی اِس وجہ سے ہیں کہ we want to go into very details کہ یہ ایسے پروگرامز کی طرح جس سے اِس سے پہلے والے سوال میں تھا failure کی طرف نہ جائیں۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: جی یونس عزیز زہری صاحب۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! سی ایم صاحب نے بڑی detail سے بتا دی۔ ایک تو اِس پر مجھے وہ ہے کہ BRSP کو ہم شامل کر رہے ہیں آیا BRSP کو ہم کیا دے رہے ہیں ۔ یہ کوئی detail نہیں ہے کہ BRSP ہم سے کیا لے رہا ہے یا مفت میں کام کر رہا ہے یا وہ ہم سے کچھ لے رہا ہے اِس میں بھی دوسری بات یہ ہے کہ سی ایم صاحب کہہ رہے ہیں کہ جی ہم نے یہ بارڈر اُس پر کر دیا۔ وہ یہ کہہ رہا ہے کہ مجھے جو جواب دیا ہے کہ اِس کو ہم نے دو phese کر رہے ہیں Phase-I اور Phase-II سات ارب روپے ایک اُس میں کریں گے سات

دوسرے اُس میں کریں گے۔اگر ہم اضلاع کی بات کرتے ہیں۔بارڈر اضلاع کی بات کرتے ہیں۔تو جناب اسپیکر! پشین کون سے بارڈر، اُس میں ہے سبی کون سے اُس میں ہے دکی کون سے اُس میں چاغی کون سے اُس میں ہے ڈیرہ بگٹی۔ یہ میرے پاس ہے یہ کون سے بارڈر ایریا میں آرہا ہے۔تو پھر خضدار کیوں نہیں آرہا ہے۔اوستہ محمد کیوں نہیں آرہا ہے چمن کیوں نہیں آرہا ہے دوسرے کیوں نہیں آرہے ہیں اگر اس طرح کی باتیں ہیں تو پھر ان کا بھی حق بنتا ہے۔ دوسروں کا بھی حق بنتا ہے اگر بارڈر کی بات ہے تو پھر بارڈر میں آواران بارڈر میں نہیں ہے دوسرے بھی نہیں ہیں سب کے لیے ہونا چاہیے۔ابھی تک انہوں نے یہ اس میں نہیں دیا ہے کہ جی ان پیسوں سے وہاں ہم کیا کررہے ہیں۔کوئی ڈیپارٹمنٹ خاطر خواہ اس پر جواب نہیں دے رہا ہے کہ یہ پیسے ہم خرچ کررہے ہیں کس چیز پر خرچ کررہے ہیں BRSP کے ساتھ مل کر ہم کیا کررہے ہیں وہاں ہم کیا کررہے ہیں ہم زمباد کو ختم کررہے ہیں زمباد کو ختم کرنے کے لیے کیا کررہے ہیں۔زمباد کو ختم کرنے کے لئے ہم نے وہاں جو پروگرام دیا ہے کیا پروگرام دیا ہے آج تک ڈیپارٹمنٹ نے اس بارے میں خاموشی اختیار کی ہے خود اُس کے پاس۔ٹھیک ہے delay ہوگیا ہے۔لیکن کوئی انہوں نے جواب نہیں دیا ہے کہ جی ان پیسوں سے ہم وہاں کیا کررہے ہیں کہ جو یہ وہاں بے روزگاری ختم ہو۔تو یہ اس پر اگر وہ ہیں تو دوسرے اضلاع بھی ان میں دیدیں یہ اضلاع تو بارڈر پر نہیں ہیں اگر بارڈر کی بات ہے تو پھر سب کو دینا چاہیے بلوچستان میں سب کا حق ہے ہر ضلع کا حق ہے باقی بھی ہمارے ضلعے ہیں ان کو بھی دیا جائیں۔میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ ان کو کیوں دیا ہے ان کو بھی دے دیا ہے دوسروں کو بھی دیدیں تو اس میں بارڈر کی بات نہیں ہے بارڈر ہے تو چمن بھی بارڈر پر ہے۔پھر چمن کو بھی ملنا چاہیے کیوں نہیں مل رہا ہے۔

جناب اسپیکر: سر! وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ جو لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے جو disturb ڈسٹرکٹس ہیں ان کو priority دی گئی ہے اس وجہ سے۔جہاں یہ problem ہو رہی ہے امن وامان کا مسئلہ بن رہا ہے سی ایم صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں جی پلیز۔

جناب قائد ایوان: جناب اسپیکر honrable member ٹھیک فرمارہے ہیں اگر جواب آپ غور سے دیکھ لیں فرسٹ فیز میں ہم نے کسی اور ضلع کو شامل نہیں کیا ہے۔اُن ضلعوں کو شامل کیا ہے کہ جو ضلع disturb بھی ہیں اور اس کاروبار کے ساتھ بھی informal trade کے ساتھ بھی جڑے ہوئے ہیں any how اگر اس پر مزید clearty Opposition Leader کو چاہیے۔میں سیکرٹری انڈسٹریز کو direct کرتا ہوں۔سیکرٹری انڈسٹریز ان کے چیمبر میں آجائیں گے۔اِن کو پورے پراجیکٹ کی بریف دیں گے اور پوری بریف ان کے سامنے رکھیں گے کہ ہم نے کیوں اِن اضلاع کو شامل کیا میرے Knowledge کے مطابق باقی اضلاع نہیں ہیں اس میں صرف وہ اضلاع ہیں

جو bordering areas ہیں اگر یہ کہہ رہے ہیں وہ شاید، اُن سے غلطی ہوگئی ہے۔ یا میرے سے غلطی ہوگئی ہو۔ اس لیے میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ اس کا یہ ہے کہ آپ کو سیکرٹری انڈسٹریز پوری بریف آپ ہال کو کہتے ہیں یا آپ کو کہتے ہیں آپ کو provied کر دیگا۔ میرا office provied کر دیگا۔

جناب اسپیکر: یونس عزیز زہری صاحب! آپ کس طرح مطمئن ہیں۔ ایک منٹ میری گزارش سنیں ہم یہاں ایک اس کی میٹنگ بلائی جائے اسمبلی میں۔ وہ آپ کو ساری بریفنگ دیدیں۔ یا جو سی ایم نے کہا ہے کہ سی ایم سیکریٹریٹ میں ہو جائیں آپ کدھر جانا پسند کریں گے؟

جناب قائد حزب اختلاف: بالکل جہاں بولیں میں جاؤں گا سی ایم صاحب کے آفس میں جاؤں گا کوئی اس میں مسئلہ نہیں ہے۔ مجھے بریف دیدیں جناب اسپیکر صاحب! ایک چیز میں میں بات کروں کہ ڈیپارٹمنٹ جو جواب دیتا ہے کم از کم وہ اپنے۔ ابھی انہوں نے دے دیا ہے پشین۔ ٹھیک ہے جناب اسپیکر صاحب! بوستان special economic zone کو ریلوے اسٹیشن سے منسلک کرنے کے لئے۔ ٹھیک ہے جناب اسپیکر صاحب! کہاں ہے ریلوے اسٹیشن بوستان میں۔ وہاں تو ٹریک بھی نہیں ہے۔؟

جناب اسپیکر: ہے۔

جناب قائد حزب اختلاف: آپ ذرا سن لیں سر! نہیں ہے۔ بوستان کا جو ریلوے اسٹیشن ہے وہ اُس روٹ میں تھا وہ ختم ہے ابھی بھی کوئی میرے ساتھ چلے میں اس کو دکھا دوں۔ بوستان کا جو ٹریک ہے وہاں سے وہ پٹڑیاں اتار کر لے گئے ہیں۔ وہ یہ کہہ رہا ہے کہ جی بوستان special economic zone کو بوستان ریلوے اسٹیشن سے بذریعہ ریل منسلک کیا جائے گا ٹھیک ہے ناں سر۔

جناب اسپیکر: جی ہاں۔ سر وہ جو ٹرین چل رہا ہے۔۔۔

جناب قائد حزب اختلاف: ضلع پشین میں مجھے کوئی دکھا دیں کہ وہاں ضلع بوستان کے اسٹیشن ابھی موجود ہے تو مجھے بتا دیں۔ اگر مجھے کوئی دکھا دیں تو میں اِس کے لئے تیار ہوں۔ اس علاقے کے بندوں سے پتہ کرتے ہیں جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: یونس عزیز زہری صاحب! یہ جو چمن کی ٹرین چلتی ہے کوئٹہ سے۔ ایک منٹ please honrable member یہ جو چمن کی ٹرین چلتی ہے یہ وہاں سے بوستان جاتی ہے۔ اور یہ regular basis پر چلتی ہے۔

جناب قائد حزب اختلاف: نہیں جاتی ہے سر! ابھی۔۔۔

جناب اسپیکر: جاتی ہے سر۔

جناب قائد حزب اختلاف: سر، وہاں سے بوستان۔ بوستان ریلوے اسٹیشن اس پر لکھا ہے میں بوستان ریلوے اسٹیشن آپ کو دکھا دوں آپ کے اس چمن ٹریک سے کم از کم سات سے آٹھ کلومیٹر آگے ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم اس کو بوستان ریلوے اسٹیشن پر ملائیں گے۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: جناب اسپیکر صاحب! میں ایک بات چمن کی کروں۔ بوستان تک تو نہیں جارہی ہے ابھی کچلاک سے آگے یارو۔ یارو سے آگے سرانان۔ ابھی یہ اسٹیشن ہے لیکن ابھی وہ ٹرین فعال ہوجائے گی انشاءاللہ۔

جناب اسپیکر: اسٹیشن تو ہے وہ روٹ change ہو گیا ہے اسٹیشن تو موجود ہے بوستان کا۔

جناب قائد حزب اختلاف: سر! اسٹیشن پر کیا کریں گے۔ کون سی ٹرین جائے گی پھر۔ وہ ٹرین جو تا حال لورالائی جارہی تھی یا ژوب جارہی تھی اس کا ٹریک اکھاڑ کر ختم ہو گیا ہے۔ آپ اُس کو ملا کر کیا کرو گے وہاں ۔ سر! سوچنے کی بات ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے آپ کا point valid ہے آپ جس طرح سے مطمئن ہوتے ہیں جس طرح سے honrable leader of the House نے کہا ہے کہ آپ ادھر بریفنگ لینا چاہتے ہیں وہ بھی ٹھیک ہے یا اگر آپ چاہتے ہیں کہ اسمبلی کے لیول پر؟

جناب قائد حزب اختلاف: ٹھیک ہے مجھے بریف دیدیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ کو اِن چیزوں کو دیکھنا چاہیئے کہ اس طرح کی چیزیں ہم رکھ رہے ہیں آیا یہ۔ ابھی کیا بتاؤں میں ٹھیک ہے۔ اگر ادھر کوئی اسٹیشن ہے میں اس کے لئے تیار ہوں۔ آج بھی کوئی مجھے دکھا دے۔ بوستان اسٹیشن کسی بھی ریلوے ٹریک سے اگر منسلک ہے۔

جناب اسپیکر: تو میٹنگ بلا لیتے ہیں اس میں آپ کو ساری چیزیں clear ہوجائینگی۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب! آپ پڑھ لیں جناب مجھے انہوں نے detaile سے جواب دیا ہے اس میں لکھا ہے کہ بوستان economic zone کو اس کو بوستان اسٹیشن سے ملانا ہے بوستان اسٹیشن لکھا ہوا ہے بوستان کا نام بوستان۔ بوستان اسٹیشن سے ملانا ہے اُس کو۔ یہ ایک ہزار ملین انہوں نے رکھے ہیں اس کے لیے۔

جناب اسپیکر: اب کیا کیا جائے آپ بتائیں کیا کریں؟ آپ advise کریں ہم اس کے مطابق چلتے ہیں کیا کریں آپ کو کیسے مطمئن کیا جائے کہ چیزیں آپ کی Knowledge میں آجائیں۔ ok ok disposed off Leader of the opposition جو ہے ناں وہ honorable leader of the House کو خود ہی ان کے بارے میں بریفنگ دیں گے اور ان کو مطمئن کریں گے انشاءاللہ۔

جناب اسپیکر: میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 338 دریافت فرمائیں۔

☆338 میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 02 اکتوبر 2025ء۔

کیا وزیر صنعت وحرفت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال 26-2025ء کے بجٹ میں حکومت نے ضلع واشک میں محکمہ صنعت وحرفت کیلئے کل کتنی ترقیاتی اسکیمات کی منظوری دی ہے ہر اسکیم کا نام، لاگت اور پی ایس ڈی پی نمبر کی تفصیل دی جائے۔ نیز یہ بھی بتلایا جائے کہ صوبہ کے ہر ضلع کیلئے کل کتنی ترقیاتی اسکیمات کی منظوری دی گئی ہے تمام اضلاع کی ضلعوار مکمل تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر صنعت وحرفت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 17 اکتوبر 2025ء۔

مالی سال 26-2025ء کے PSDP میں محکمہ صنعت وتجارت کے تحت دو اسکیموں کی منظوری دی گئی ہے جس میں انٹرپرائز ڈویلپمنٹ پروگرام اور پیس اینڈ سوشل کوہیش پروگرام شامل ہیں ان پروگرامز میں چھ اضلاع خاران، واشک، پنجگور، گوادر، کیچ اور آواران شامل ہیں۔ مزید براں محکمہ صنعت وتجارت کے تحت مالی سال 26-2025ء کے PSDP میں صوبے کے باقی اضلاع کیلئے شامل تمام اسکیمات کی تفصیل آخر پر منسلک ہے۔

جناب اسپیکر: جی concerned minister please.

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! اصل بات یہ ہے کہ منسٹر کا ہونا لازمی ہے اس طرح دیکھ لیں یہ ڈیپارٹمنٹ ہے سردار کوہیار ٹھیک ہے ہمارے سردار ہیں محکمہ اس کے ہاتھ میں ہے ان کا حق بنتا ہے جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: کس کا؟

میر زابد علی ریکی: بات یہ ہے جناب اسپیکر صاحب concerned ابھی بندہ پہلے بھی میں نے اسی وجہ سے اپنے پی ایچ ای کے سوالات ڈیفر کیے منسٹر کیوں خود نہیں آتے ہیں جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: سردار کوہیار صاحب تو نہیں ہے ممکن ہے on behalf of of the minister وہ reply کرر ہے ہیں۔ آپ نہیں چاہتے ہیں کہ وہ کریں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! میری بات سن لیں یہ اسمبلی ہے۔ ابھی میر یونس نے جتنی باتیں کیں۔ حق تو یہ ہے کہ رولز کے مطابق آپ دیکھ لیں منسٹر خود تیاری کر کے concerned ایم پی اے ہو جو بھی ہو۔ اس کا سوال ہو۔ وہ تیاری کر کے خود آکر جواب دیدیں۔ اگر رولز اسی طرح ہیں اگر اس طرح نہیں ہیں تو منسٹر خود جائیں بخت محمد کو دیدیں پرسوں ظہور کو دیدیں ترسوں کسی اور کو دیدیں۔

جناب اسپیکر: سر! رولز اسطرح ہیں کہ آپ کو on behalf of the minister کوئی ٹریژری بینچز سے آپ

کو reply کرسکتا ہے اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو آپ اسی ٹائم کہیں کہ میں کسی کے behalf پر جواب نہیں دینا پسند کرتا۔ لہٰذا مجھے minister concerned جواب خود دیدیں۔

میر زابد علی ریکی: اچھا ایک منٹ جناب اسپیکر صاحب! اگر آپ کہتے ہیں کہ یہ تیاری کر کے آیا ہے چلیں میں آگے جاتا ہوں جی Questio no 338 بتادیں۔

جناب اسپیکر: attach ہے جی۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب میں نے Question کیا کیا ہے؟ سر آپ پڑھ لیں دیکھ لیں۔

جناب اسپیکر: جی، جی۔

میر زابد علی ریکی: Question میں نے کیا ہے 2025-26ء میں پی ایس ڈی پی ڈسٹرکٹ واشک میں آپ نے کیا اسکیم دی ہے اور اس کی تفصیل آپ مجھے دیدیں۔

جناب اسپیکر: please order in the House

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! آپ نے کی اسکیم دیا ہے۔ اُس نے مجھے بجائے پی ایس ڈی پی جو اسکیمات ہیں اس نے مجھے BRSP کی طرف لے گیا ہے۔ میں کیا سوال کر رہا ہوں آپ کیا جواب دے رہے ہیں یہ آپ دیکھ لیں تو سہی۔ میں اسی وجہ سے کہہ رہا ہوں یہ ڈیپارٹمنٹ وہاں سے بس گول مول کر کے بھیج دیتا ہے۔ بس یہاں پر آپ دیکھ لیں جناب اسپیکر صاحب! آپ خود دیکھ لیں تو اسی وجہ سے میں کہتا ہوں کہ جو جس کی ذمہ داری ہے جو عہدہ اس کے کندھوں پر ہے۔ وہ ایک دن پہلے آئیں تیاری کریں آگے چلے جائیں بات کریں ابھی اس میں مجھے کیا جواب دیں گے آپ مجھے بتادیں۔

جناب اسپیکر: concerned minister please بتائیں۔ آپ بتائیں۔

میر زابد علی ریکی: بتادیں ناں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون پارلیمانی امور: زابد صاحب! اصولاً جو ہے بات ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ جو respective minister ہیں وہ آکر بیٹھ کر اپنا جواب دیں۔ صحیح بتا رہے ہیں کیونکہ زیادہ تجربہ ہے اُن کا۔

جناب اسپیکر: جی بالکل، بالکل

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت، ثقافت، قانون پارلیمانی امور: second of all بات یہ ہے کہ جی آپ مجھے بتائیں کہ اس کے بعد میں تیاری کروں یا نہیں کروں۔ جب بھی کوئی سوال ہوتا ہے تو کوئی نہ کوئی اعتراض ہوتا ہے یہاں یا پھر میں تیاری ناں کروں۔

میر زابد علی ریکی: تو میں یہی کہہ رہا ہوں جناب اسپیکر صاحب!۔

جناب اسپیکر: پوائنٹ اس کا valid ہے وہ کہہ رہا ہے کہ منسٹر صاحب کو تیاری کر کے آنا چاہیے۔نوابزادہ صاحب اب آپ کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہمیں کہتے ہیں کہ یہ جواب آیا ہے۔

میر زابد علی ریکی: سر! ابھی ہم کیا بات کریں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے سوال کوئی اور ہے۔ یہ اسمبلی ہے بھئی کوئی مذاق نہیں ہے۔اس کو اسمبلی سمجھ کر آیا کریں جواب دیا کریں سر۔

جناب اسپیکر: آپ کے سوال کو ڈیفر کرتے ہیں اس ریمارکس کے ساتھ کہ concerned minister please بتائیں۔

میر زابد علی ریکی: ایک سال سے ڈیفر کرتے جائیں آتے جائیں پچھلی دفعہ بھی اسپیکر صاحب یہی ہوا تھا۔

جناب اسپیکر: concerned minister سے کہہ دیتے ہیں یہ سوال اس وقت تک disposed off نہیں کریں گے جب minister concerned خود آ کر آپ کو جواب نہ دیں۔ٹھیک ہے its ok question No 338 محکمہ انڈسٹریز کے حوالے سے ہے لہذا concerned minister کو دوبارہ بتایا جائے کہ honourable member جنہوں نے question اُٹھایا وہ آپ کے behalf پر کسی ممبر سے جواب لینے کے لیے مطمئن نہیں ہیں۔لہذا آپ خود جب اسمبلی میں ہوں گے آپ اُن کو اُس کا جواب دیں گے۔

وقفہ سوالات ختم۔

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): نواب محمد اسلم خان رئیسانی صاحب، سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب، سردار کوہیار ڈومکی صاحب، میر صادق عمرانی صاحب، جناب سنجے کمار صاحب، ڈاکٹر ربابہ بلیدی صاحبہ، محترمہ شہناز عمرانی صاحبہ اور محترمہ اُم کلثوم صاحبہ نے 7 تا 16 اپریل کی نشستوں سے جب کہ سردار فیصل خان جمالی صاحب نے 7 تا 10 اپریل کی نشستوں سے میر ضیاء لانگو صاحب، میر رحمت صالح بلوچ صاحب، میر جہانزیب مینگل صاحب اور مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں۔

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

وزیر برائے محکمہ۔Order in the House Please, Order in the House Please

انجینئر زمرک خان اچکزئی: جناب اسپیکر! جب قانون سازی ہو رہی ہے اِس پر مَیں نے دو منٹ صرف آپ کے لینے ہیں اگر آپ اجازت دیں۔ یہ مائنز اینڈ منرلز کے حوالے سے شاید جو ایکٹ آرہا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ ذرا بل کو introduce ہونے دیں پھر بعد میں آپ اُس پر بتائیں۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: سر! مَیں کہتا ہوں اُس سے پہلے ہی اس کو جو ہے۔۔۔

جناب اسپیکر: sir! let me introduce it مجھے اور باقیوں کو پتہ چلے کہ ہو کیا رہا ہے آپ کو پتہ ہے شاید آپ نے study کی ہے باقی کو پتہ ہی نہیں ہے۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

وزیر برائے محکمہ مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ۔ اِسی concerned کے حوالے سے انڈسٹریز کے حوالے سے، سر! پھر کارروائی کے بعد ہوگا۔ اگر question سے related ہے تو آپ ضرور بولیں۔ وزیر برائے محکمہ مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ بلوچستان مائنز اینڈ سیفٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026 مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2026 پیش کریں۔

میر شعیب احمد نوشیروانی (وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مَیں وزیر برائے محکمہ مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ بلوچستان مائنز اینڈ سیفٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2026ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان مائنز اینڈ سیفٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2026ء) پیش ہوا۔ وزیر برائے محکمہ مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ بلوچستان مائنز اینڈ سیفٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: جناب اسپیکر! اِس کو کمیٹی کے سپرد کردیں تاکہ اِس پر مزید delebration کی جاسکے۔

جناب اسپیکر: آپ کو exemption نہیں چاہیے۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: جی نہیں اُس کے بعد ہی کمیٹی میں جائے۔

جناب اسپیکر: ok بس کمیٹی کے حوالے چلا جائے گا پھر وہ تو اُس میں there is no issue

کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے۔point of order پر نہیں اگر بولنا ہے پھر پہلے اسد بلوچ concerned۔then بولیں گے۔sorry زمرک خان صاحب، اسد بلوچ صاحب ایک بل اور ہے مَیں اُس کو پیش کر دیتا ہوں پھر آپ بیشک اُس پر بولیں۔جی۔ **بلوچستان وِٹنس پروٹیکشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2026ء) کا پیش کیا جانا۔** وزیر برائے محکمہ داخلہ بلوچستان وِٹنس پروٹیکشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2026ء) پیش کریں۔اب یہ منسٹر بھی نہیں ہیں۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: سر! مَیں پیش کر رہا ہوں۔ میں وزیر خزانہ وزیر برائے محکمہ داخلہ کی جانب سے بلوچستان وِٹنس پروٹیکشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2026ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان وِٹنس پروٹیکشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2026ء) پیش ہوا۔لہٰذا اِسے متعلقہ قائمہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔جی اسد بلوچ صاحب۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): honorable speaker آپ کے توسط سے۔مَیں صرف ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں because اِس august house میں اور باہر بھی کافی ساری debate ہو رہی ہے کہ وہ جو ہمارا مائنز اینڈ منرل ایکٹ تھا اُس پر ہم نے لیڈر آف دی اپوزیشن اور اپوزیشن کے دوستوں کو ایک ذمہ داری دی تھی کہ وہ ہمیں اپنی تجاویز دیں so that ہم اُس کو بہتر کر سکیں۔تو اب it is almost six months so once again I humbly request honourable leader of the opposition and members from the oppostion کہ اُس پر ہمیں بتائیں تاکہ وہ اپنا مسودہ بھیجیں ہم اُس پر کوئی اپنی study کر والیں اور پھر consensus built کریں اُس پر تو وہ ذرا kindly اگر اپوزیشن لیڈر مجھے بتا سکیں اُس کو۔۔۔

جناب اسپیکر: جی یونس عزیز زہری صاحب آپ بولیں جی آپ کو کوئی problem ہے۔آواز آرہی ہے۔ بے شک آپ اپنی سیٹ change کر لیں۔بولیں بولیں آواز آرہی ہے۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! مَیں بغیر اسپیکر بول رہا ہوں ریکارڈ کا حصہ بنا لیں۔

جناب اسپیکر: بالکل بالکل۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! آج بھی اِس پر ہمارا اجلاس تھا، مَیں ڈاکٹر مالک صاحب اور دوسرے دوستوں کو بلایا تھا اِس پر ہم نے اپنا homework کر لیا ہے۔ڈاکٹر مالک صاحب اور جمعیت علماء اسلام نے کر لیا ہم

دوسری جماعتوں سے بھی کہیں گے۔ اِسی ہفتے کے اندر انشاءاللہ ہم وہ بنا کرسی ایم صاحب کے حوالے کریں گے بیٹھ کر پھر ہم ایک جو بھی ہو گا وہ کرلیں گے۔

جناب اسپیکر: کافی delay ہو گیا ہے۔

جناب قائد حزب اختلاف: سر! آج ہم نے میٹنگ کی ہے۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: اِس پر سب کو بلایا جائے جتنے یہ بیٹھے ہیں بلکہ اس میں گورنمنٹ کے دوست جو ہم لوگ ہیں وہ بھی اِس پر آپ کے ساتھ تھے تو وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم ساتھ مل کر اِس کو۔نہیں ہم نے اِن کے ساتھ یہ سارے بیٹھے ہوئے ہیں یہ سارے، نہیں آپ سب ڈاکٹر صاحب آپ ہمیں onboard لے لیں نہیں تو پھر اِدھر مسئلہ بنے گا۔

جناب اسپیکر: آپ بولنے دیں بولنے دیں لیڈر آف دی اپوزیشن کو پلیز۔ order in the house, order in the house ۔میڈم please ۔یہ ہمارے۔۔۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! اِس پر یہ تھا کہ اپوزیشن سے ہمارے پاس ڈاکٹر مالک صاحب ہیں اور دوسرے دوستوں کو ہم نے بلایا تھا جنہوں نے یہاں بات کی کہ ہم نے طے کرلیا تھا کہ ہم ANP اور دوسری جماعتوں سے ہم اسد بلوچ صاحب سے اور دوسروں سے بات کریں گے۔ اِسی ہفتے ہم لوگ سب کچھ طے کرکے ہم اپنا ایک بنا کر گورنمنٹ کے حوالے کردیں گے۔ اور اُس پر زمرک صاحب کے جواب میں کہ ہم اُن کو بھی onboard لے لیں گے کیونکہ وہ اِس مسئلے میں ہمارے ساتھ تھے لیکن چیئرمین ہم زاہد کو نہیں بنائیں گے کسی اور کو بنائیں گے۔

جناب اسپیکر: ok جی اسد بلوچ صاحب۔

میر اسداللہ بلوچ: thank you جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے یہ دنیش کمار کو مَیں اپنی پارٹی کی جانب سے ہمارے سینئر ہیں قابل احترام ہیں بلوچستان کے بارے میں کبھی کبھی آواز توانا ہوتی ہے بولتے رہتے ہیں جناب اسپیکر صاحب! سی ایم صاحب اور ہمارے اپوزیشن لیڈر نے ایک دفعہ پھر وہ جو پرانے اہم بلوچستان کے جو مائنز کے حوالے سے جو بات کررہے تھے مجھے یاد ہے کہ زاہد صاحب نے یہاں ایک question raise کیا تھا۔ جس ٹائم یہ مائنز اینڈ منرلز کا معاملہ چل رہا تھا کہ ہم نے جو draft دیا ہے وہ اُس پر چھیڑ چھاڑ ہوئی ہے ردوبدل ہوا ہے جو اصل draft تھا وہ یہاں پیش نہیں ہوا ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی۔ اور دوممبر treasury کی جانب سے آپ نے رولنگ دی کہ اگر ہماری جانب سے اگر آپ کے اسمبلی سیکرٹریٹ کی جانب سے نے بھی اگر کسی نے کوئی غلطی کی ہے ہم اُن کے خلاف کارروائی کریں گے۔ اگر اپوزیشن کی جانب سے وہ on the floor یہاں معافی مانگیں کہ کس کی غلطی ہے ابھی چھ مہینے گزر گئے اُس کمیٹی کا کیا ہوا اُس کے result کا کیا ہوا آپ کی جانب سے کمزوری ہوئی treasury کی جانب

سے کمزوری ہوئی کیا ہوا اُس کا آخر آپ بتائیں؟

جناب اسپیکر: ok.جی پلیز continue۔

میر اسد اللہ بلوچ: جناب یہ ہاؤس ہے یہ مائنز منرلز کا جو ایکٹ ہے یہ ایک معمولی چیز نہیں ہے بلوچستان کے ہزاروں سالوں کی جو دولت ہے یہاں دفن ہوئی ہے اِس سرزمین کے لوگوں کی امانت ہے یہ اُن کے لیے اِس ہاؤس کو بہتر طریقے سے سرجوڑ کر وہ فیصلہ کرنا ہے یہاں کا چرواہا، لاچار، مڈل کلاس اور ضرورت مند لوگوں کے لیے استعمال ہو،لیکن وہ نہیں ہوا ہے۔خیر ابھی دو باریونس صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم بیٹھ رہے ہیں ہم اپنی recommendations بھی دیں گے لیکن اُس کمیٹی کا کیا ہوا؟ غلط کون تھا؟ ردی کی ٹوکری میں تو اُس کو رکھ نہیں سکتے۔جناب سپیکر صاحب! اِس کے ساتھ ہی ایک اہم مسئلہ ہے ابھی حالیہ جو سی ایم صاحب کی بھی توجہ چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: honourable members please یہ ہمارے ممبر صاحب بڑے important issue پر سنیں ذرا بات کررہے ہیں۔

میر اسد اللہ بلوچ: آپ کی توجہ چاہیے۔۔۔(مداخلت)

جناب اسپیکر: نہیں وہ تو آواز آرہی ہے سر! ابھی ٹھیک ہے۔آپ اِس mic کو تھوڑا اُونچا کریں۔آپ بولیں۔

میر اسد اللہ بلوچ: جناب تو اِس سلسلے میں۔۔۔

جناب اسپیکر: جی جی۔

میر اسد اللہ بلوچ: ابھی میں جو بولنا چاہتا ہوں ایک ہفتہ پہلے پورے بلوچستان میں قدرت کی طرف سے earthquake اور سیلاب بھی آتے ہیں ہمارے علاقے میں بہت زیادہ ژالہ باری ہوئی۔لوگوں کی فصلیں تباہ ہوئیں، گندم اور کاٹن کی فصلیں تباہ ہوئیں،لوگوں کے خربوز تربوز جو لوگوں نے محنت کی ہے وہ سولر بھی ٹوٹ گئے۔میں پنجگور کے ساتھ ہی پورے بلوچستان میں جہاں کہیں بھی زمینداروں کو نقصان ہوا ہے سی ایم سے request کرنا چاہتا ہوں کہ وہ تمام ڈپٹی کمشنروں کو لکھیں اور اِن کے لیے ایک جامع جتنا جلدی ہو سکے زمینداروں کے لیے کوئی ریلیف کا اعلان کریں۔ہم رمضان میں خیرات تو بانٹتے ہیں لوگوں کو فقیر بناتے ہیں خیرات اصل میں جو چیز ہے یہ ہے جو لوگوں کو زمینداروں کو اِس وقت بیچارے کافی پریشان ہیں جو نقصان ہوا ہے سر! اِسی اُمید کے ساتھ آپ بھی رولنگ دے دیں تاکہ زمیندار ژوب سے لے کر جیونی تک، کھاہان سے لے کر چاغی تک جو متاثرین ہیں اُن کے لیے کم از کم کچھ پیکج کوئی ضرورت کے مطابق وہ اعلان کریں۔

جناب اسپیکر: سی ایم صاحب آپ سن رہے ہیں honourable member کو۔۔۔(مداخلت) اچھا۔جی

،جی آپ بولیں۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: اجازت؟

جناب اسپیکر: جی please۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! یہ جو اسد صاحب نے آج پوائنٹ اُٹھایا تھا حقیقت میں مَیں بھی اسی پر بات کرنے والا تھا ایک چھوٹا سا اور مسئلہ تھا وہ بھی بعد میں پیش کروں گا آپ کے سامنے میں خود آج گاؤں سے آرہا ہوں تین دن سے گاؤں میں تھا تو اللہ کے فضل سے رحمت ہے بارش اللہ کی طرف سے حقیقت میں مَیں لوگوں کو بھی یہی بتانے والا تھا کہ لوگ جب آتے تھے کہ جی ریلہ آیا ہوا ہے تباہی ہوئی ہے تو میں ساتھ بھی یہ فرماتا تھا کہ اللہ کی طرف سے رحمت ہے جتنا فائدہ ہوا ہے شاید نقصان کم ہوا ہو۔ نقصان کو ہم برداشت کریں گے، لیکن اِس کے ساتھ ساتھ ابھی میرے اپنے علاقے اور چمن میں بھی آپ کو پتہ ہے بارشوں سے بہت زیادہ نقصانات ہوئے ہیں پشین میں ہوا ہے قلعہ سیف اللہ تک آپ جائیں ژالہ باری ہوئی ہے بہت بڑا نقصان ہوا ہے سی ایم صاحب سے صرف یہ request کرتا ہوں کہ جو کچھ ضلع جس میں صرف قلعہ عبداللہ کی بات نہیں کرنا چاہتا ہوں کہ صرف قلعہ عبداللہ کو دے دیں اُن کو آفت زدہ قرار دیا جائے خاص کر میں اگر اپنی بات کروں تو میرے گاؤں پر سے بہت بڑا ایک protection wall ہے جو ورلڈ بینک نے بنائی تھی وہاں پانی کا بہت بڑا ریلہ آتا ہے اور دو ریلے آئے کہ اُس کو پورا آدھا سے زیادہ کاٹ کے خطرہ یہ ہوتا ہے کہ یہ پانی پھر گاؤں کی طرف آتا ہے دو تین دفعہ پہلے آیا ہوا تھا۔ ابھی اُس کی مرمت کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں گورنمنٹ کی کیا پالیسی ہے؟ وہ کس طریقے سے اِس کو emergency اِس protection wall کو یہاں وہ کچھ ڈیم ہیں جن کو اُٹھا کے لے گئے ہیں۔ اُس کے لیے کیا بندوبست ہے؟ کوئی ہے اِن کے پاس PSDP تو PSDP ہوتی ہے کوئی umbrella اسکیمات اِن کے پاس ہیں؟ کہ بلوچستان میں جو تباہی ہوئی اُس تباہی کے تحت اِن کو کس طرح restore کیا جائے کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ تین، چار دنوں سے یہ بارشیں جاری ہیں لیکن تین چار دنوں کے بعد جو مون سون کا ریلہ آئے گا جو مون سون کی بارشیں جون، جولائی میں شروع ہونگی وہ پھر اِن سے بھی زیادہ سپیڈ سے وہ ریلے آتے ہیں۔ تو اِس لیے میں ابھی سے کہتا ہوں کہ ایک ایسا سروے کر لیں اس میں اریگیشن، ایگریکلچر، پبلک ہیلتھ اور سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ جو related ڈیپارٹمنٹس اِس کے ساتھ ہوں اُن کو mention کر لیں اُن کی کمیٹی بنائیں provincial level پر اور ہر ڈسٹرکٹ میں اُن کو بھجوا دیں اور ایک سروے رپورٹ ایک ہفتے کے اندر سی ایم صاحب اگر آپ کے اِس میں ہو تو وہ پیش کر کے اِس پر کارروائی کر لیں اور اسپیکر صاحب ایک بہت اہم مسئلہ ہے شاید اِن کی سمجھ میں نہ آجائے کیونکہ پھر یہ موقع نہیں ملے گا میں کرکٹ کے حوالے سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں

سپورٹس کے حوالے سے۔صرف یہ نہیں ہے کہ بلوچستان کے حوالے سے بلکہ بلوچستان کے نوجوانوں کی جو حق تلفی ہوتی ہے ان کی محرومیاں بڑھ جاتی ہیں میں ایک مثال آپ کو دیتا ہوں ایک لڑکا ہے حسیب اللہ جن کا تعلق پشین سے ہے اُسکی selection ایک recently جو ابھی detail میں اِس لیے دینا چاہتا ہوں کرکٹ کی تو پھر بعد میں بات کروں گا جو ابھی committee وہاں بیٹھی ہوئی ہے بورڈ آف کرکٹ کی جو اُنکی ہے حسیب اللہ کی میں آپ کو detail دیتا ہوں 60 میچز اُنہوں نے کھیلے ہیں اُس میں اننگز 59 ہیں اور اس میں ناٹ آوٹ پانچ دفعہ ہوا ہے اُنہوں نے رنز بنائے 2441 اُس کا ہائی سکور 142 ہے 45 average ہے، 11 نصف اور 9 سینچری بنائی ہیں۔اُس کے مقابلے میں ایک لڑکا ہے کراچی کا غازی غوری اُس نے 17 میچز کھیلے ہیں، اننگز 11 کھیلی ہیں ناٹ آوٹ ایک دفعہ رہا ہے 206 رنز بنائے 58 highest score ہے اور average 20 ہے جو average ہوتی ہے اُنکی 45 ہے اِنکی 20 average ہے۔کرکٹ سے میری بھی دلچسپی ہے اور کرکٹ ایک ایسا کھیل ہے جس سے ہمارے ملک کا نام وہ باہر یہی ایک نام ہمارا چلتا ہے پاکستان کے حوالے سے جو ہم نے ورلڈ کپ جیتے ہیں یا کچھ ہے ابھی تو تباہ و برباد ہو گیا۔جو ٹیلنٹ اِس لڑکے میں ہے بنگلہ دیش کی ایک سلیکشن کمیٹی نے اِن سے انٹرویو لیا 45 ایوریج کے لڑکے کو چھوڑ کے 20 ایوریج کے لڑکے کو اُنہوں نے سلیکٹ کر کے بنگلہ دیش بھیج دیا۔ابھی بلوچستان میں یہ محرومیاں زیادہ نہیں ہونگی تو اور کیا ہو گا؟

جناب اسپیکر: یہ لڑکا PSL میں کھیل رہا ہے؟

انجینئر زمرک خان اچکزئی: ابھی PSL لاہور میں کھیل رہا ہے۔PSL میں ابھی ہماری تو دلچسپی PSL سے بھی ختم ہو گی ہے۔جناب اسپیکر صاحب!.Quetta Gladiators

جناب اسپیکر: PSL میں perform کرے گا تو آگے جائے گا۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: نہیں ابھی ایک اُن کا کیمپ لگتا ہے کیمپ میں اُن کی ٹریننگ جو ہوتی ہے پھر اُس کے بعد اُن کا ٹیسٹ ہوتا ہے اُن کی سلیکشن کمیٹی بیٹھی ہوتی ہے اُنہوں نے یہ خود سارا average کر کے لیکن یہ ہے کہ جب بورڈ وہ اگر سیاست کی نظر ہو جاتی ہے آپ دیکھ لیں میں یہ کہتا ہوں آپ کا جو وزیر داخلہ صاحب ہمارا چیئر مین PCB ہے ہم اُن سے یہ request کرتے ہیں کہ اِن پر تحقیقات کی جائے اور ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ کرکٹ کا جو چیئر مین ہوتا ہے ایک ریٹائرڈ سپورٹس مین یا کرکٹر ہوتا ہے اُن کو چیئر مین منتخب کیا جائے اور اُن کو سیاست سے دور رکھا جائے دیکھیں ایک سپورٹس ہوتا ہے ایک نام ہوتا ہے پاکستان کا ایک نام تھا ابھی آپ کی کیا کارگردگی ہے؟ اسپیکر صاحب! آپ کرکٹ کبھی دیکھتے ہیں؟

جناب اسپیکر: آپ کہتے ہیں کہ محسن نقوی کو ہٹایا جائے؟

انجینئر زمرک خان اچکزئی: نہیں میں اُن کی بات نہیں کرر ہا ہوں میں in future یہ کہہ رہا ہوں کہ کم از کم اور یہ جو چیز ہوتی ہے یہ سپورٹس مینوں کا کام ہوتا ہے سپورٹس مین کے حوالے کیا جائے کیا آپ کرکٹ دیکھتے ہیں؟

جناب اسپیکر: جی ہاں بالکل، اس سے بڑی دلچسپی ہے۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: ابھی پانچ یا دس سال سے پاکستان کی average یا ریکارڈ اُٹھایا جائے کرکٹ سیاست اور گیلوں کی نذر ہوگئی ہے اِس پر تو وہ جو کھیلا جاتا ہے یہ تو بکتے ہیں ہمارے کھلاڑی اور ہمارے کھلاڑیوں میں ایسے لوگ ہیں جن کا نام ونشان بھی نہیں ہے آپ ابھی انڈیا کی third ٹیم سے بھی ابھی مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں میں آپ کو لکھ کے دیتا ہوں، فارم میں ہوتا ہے ایک کھلاڑی تو آپ اُن کو کھلائیں جب فارم میں نہیں ہوتا ہے وہ نام پر نہیں کھلایا جاتا ہے فارم پر کھلایا جاتا ہے کہ اُنکی کارکردگی کیا ہے وہ کتنا اچھا ٹیلنٹ دے سکتا ہے۔

جناب اسپیکر: ok۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: لیکن اچھے تو پاکستان کے لیول پر ہیں مَیں صرف بلوچستان کے لیول پر آپ سے یہ کہہ دوں کہ ابھی کوئٹہ گلیڈ یٹر کو آپ لے لیں کوئٹہ گلیڈ یٹر میں آپ کی ہماری کیا دلچسپی ہے؟

جناب اسپیکر: آپ کا پوائنٹ آ گیا۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: سر! ایک منٹ۔

جناب اسپیکر: جی جی۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: بلوچستان کا کوئی ایک کھلاڑی بھی اُس میں نہیں کھیل رہا ہے کوئی reserve کھلاڑی تو لے لیں تو ہم جا کے اُدھر بیٹھ جائیں گے گراونڈ میں اُن کا دیکھنے کی خواہش ظاہر کریں گے۔تو یہ جولڑ کا حسیب اللہ ہے---

جناب اسپیکر: آپ کہہ رہے ہیں کوئٹہ گلیڈ یٹر میں نہیں کھیل رہا؟

انجینئر زمرک خان اچکزئی: ہاں اُس میں بھی بلوچستان کا کوئی کھلاڑی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: اور سر! میں جناب سی ایم صاحب!

جناب اسپیکر: order in the house please.

انجینئر زمرک خان اچکزئی: سی ایم صاحب ان کے ساتھ بہت ظلم ہوا ہے اِس لڑکے کی آپ پوری detaile منگوا لیں کیونکہ ہم یہ دعویٰ اپنے بلوچستان کے نوجوانوں کے ساتھ اپنے سپورٹس مینوں کے ساتھ یہ وعدہ پورا کرلیں کہ

اسمبلی میں ہمارے لیے آواز اُٹھائی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ٹھیک۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: ہمارے لیے انصاف کے تقاضے بلوچستان لے کے وہاں فیڈرل بورڈ اُنکی جو سلیکشن بورڈ ہے اُن کے سامنے رکھ لیں آپ رولنگ دے دیں اور اُس رولنگ کے تحت ہم اُن کو انصاف دلا سکتے ہیں۔

thank you

جناب اسپیکر: thank you. جی عبدالمجید بادینی صاحب۔

انجینئر عبدالمجید بادینی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ اسپیکر صاحب! میں پچھلے دوسالوں سے ہر وقت خاص کر اِس اپریل کے مہینے میں ایک ہی موضوع پر بات کرتا ہوں مگر بدقسمتی سے پچھلے دوسال گزر گئے یہ تیسرا سال ہے آج بھی وہی بات جو ناجائز پیپوں کے بارے میں مَیں نے بات کی تھی کہ عدالت کی 10 پٹیشن عدالت میں نصیر آباد کے زمینداروں نے لگائے۔ جس میں عدالت نے 10 دفعہ حکم دیا کہ یہ جو ناجائز پائپ ہیں ذیلی شاخوں میں یا پٹ فیڈر کینال main پر اِن کو نکالا جائے۔ سر! عدالت کے یہ آرڈرز ہیں میرے پاس جب ہائی کورٹ کے حکم کو ہم مانتے ہی نہیں ہیں اُس پر کوئی عمل کوئی کارروائی نہیں ہوتی تو ہم جائیں کہاں؟ اسمبلی میں بات کرتے ہیں اُس پر کوئی عمل کوئی اثر نہیں پڑتا۔ سر! آپ نے بلوایا پٹ فیڈر یہ ایک تو ہمارا ناجائز پائپوں کا ہے۔ سر! جو sanction شدہ جو legal manners اور پائپ دیئے گئے ہیں اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے۔ وہ 329 ہیں اور ناجائز پائپیں صرف ذیلی شاخوں میں سر! وہ تقریباً 414 ہیں اگر main پٹ فیڈر کے پائپوں کو اس کے ساتھ ملائیں یہ 750 کے قریب غیر قانونی پائپس لگے ہوئے ہیں۔ 2024ء میں کچھ پائپ نکالے گئے ایک ڈسٹری بیوٹر وہاں سے اگر 12 انچ کے پائپ نکالیں گئے وہاں آج 18 انچ کے پائپ دوبارہ لگائے ہوئے ہیں۔ یہ ہر سال ہمارے ہاں یہ جب چائنا والے بنا کر دے کر گئے پٹ فیڈر کا ایک پورا سسٹم اُن کو ہمارے زمیندار اور وہاں کے طاقتور لوگ توڑ مروڑ کر اُس کو گندہ کر چکے ہیں۔ اور اُس کے بعد بار بار ہم یہی فریاد لے کر آتے ہیں عدالتوں تک جاتے ہیں اسمبلی فلور پر باتیں کرتے ہیں مگر اریگیشن ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ اور اس کے علاوہ پٹ فیڈر کی لائننگ پچھلے تقریباً دو سالوں میں سے ایک سال گزر گیا ہے اُس کا ٹینڈر ہو چکا ہے اس پر 11 ارب روپے payment ہو چکے ہیں یہ کمیٹی میں پیش ہوا یہ آپ سے ہم نے گزارش کی تھی آپ نے یہاں اُن کو بلوایا PD کے ساتھ آپ بھی بیٹھے۔ سر! آپ بھی اُس میٹنگ کا حصہ تھے۔۔۔

جناب اسپیکر: جی جی بالکل۔

پالیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: مگر اُس میں یہ ایک فیصلہ ہوگیا تھا کہ بھائی فی الحال جب تک اس کا کام start نہیں ہوتا جو اِن کو advance mobilization کے طور پر 11 ارب روپے ملے ہیں اِن میں سے آدھا واپس کیے جائیں گے۔ آج تک نہ وہ کام شروع ہوا نہ آدھے پیسے واپس کیے گئے۔ سر! میں ایک مشورہ دینا چاہتا ہوں کیونکہ سندھ اور بلوچستان کے بارڈر سے میرا تعلق ہے وہاں سندھ کینال اس سے بڑے بڑے کینال ہیں ہمارا پٹ فیڈر اس کا اگر پانی ٹوٹل یہ 650 آج تک ساڑھے پانچ ہزار کیوسک سے زیادہ نہیں اُٹھایا۔ فرض کریں یہ ساڑھے آٹھ ہزار کے لیے design کیا گیا ہے۔ مگر سندھ سے 14, ہزار کیوسک پانی لے جاتے ہیں مگر وہ ایک مہینے کی closure میں اور چار، پانچ سالوں وہ پوری لائننگ ہوگئی میں مثال دیتا ہوں سر! روہڑی کینال کا نواب شاہ سے سکھر۔۔۔

جناب اسپیکر: سر! ایسا کرتے ہیں پہلے پٹ فیڈر پر آجاتے ہیں آپ کی جو میٹنگ ہوئی ہے۔

پالیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: سر! میں اسی پٹ فیڈر پر بات کر رہا ہوں ایک مثال دے رہا ہوں میں روہڑی کینال کی کہ ایک مہینے کی closure میں وہ دوسو کلومیٹر تک وہ لائننگ ہو چکی ہے۔

جناب اسپیکر: جی ہاں ہو چکی ہے۔

پالیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: اور ہمارا ایک مہینہ سے نہیں ڈیڑھ مہینے تک ہمارا time period ہے آپ مہربانی کریں اُس کو دو مہینہ کر دیں دو مہینے تک closure period کو کر دیں آپ اسی دوران پانی بند کریں اور یہ تین contractors کو آپ نے کام دیا ہے اگر ہر contractor سالانہ 15 کلومیٹر چار contractor اگر, 10 کلومیٹر بھی کریں سر! 40 کلومیٹر ہو جائے گا۔

جناب اسپیکر: بالکل آپ صحیح فرمارہے ہیں۔

پالیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: یہ ہمارا ایریا نہ جہاں disturb ہے وہ سندھ کا ایریا ہے وہ تو ٹوٹل 32 کلومیٹر ہے۔

جناب اسپیکر: done ہوگیا آپ کا point آ گیا۔

پالیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: سر! زیرو سے اور آپ کا یہ 109 آر ڈی یہ 32 کلومیٹر ہے اگر اس پانی کو یہ flusher کے دوران بھی کیا جائے تو یہ انشاءاللہ چار پانچ سالوں میں مکمل ہو جائے گا۔

جناب اسپیکر: آپ کا پوائنٹ آ گیا۔ آپ ابھی مجھے سنیں عبدالمجید صاحب۔

پالیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امور عمومی نظم ونسق: سر! بدقسمتی سے اس پر کوئی عمل نہیں ہوتا اور بار بار ہم یہاں

چیخ رہے ہیں۔سر! خاص کر یہ جو اس دفعہ مہربانی کرے یہ پولیس کے بس کی بات نہیں ہے نہ اریگیشن والے ہمیں ایف سی کی مدد چاہیے ان پائپوں کو نکلوانے کے لیے بعد میں monitoring کے لیے بھی ایف سی کی مدد چاہیے سر! پولیس سیاسی طور پر مفلوج ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک آپ کا point آ گیا۔عبدالمجید بادینی صاحب اس طرح ہے کہ جو meeting ہم نے بلائی تھی اُس میں PD بھی آیا تھا پٹ فیڈر کینال کے حوالے سے اُن کو جو ہدایت دی تھی آپ کے سامنے کہ آدھی رقم جو mobilization کے لیے 11 ارب روپے release ہوئے تھے۔اُس میں سے اُنہوں نے کہا تھا کہ میں آدھی رقم کو واپس جمع کرنے کے لیے تیار ہوں باقی میں نے چار contractors کو دیئے ہیں mobilization کے لیے۔تو ایک ہفتہ پہلے میں نے اُن کو دوبارہ بلایا ہے میں نے اُن سے جواب یہ لیا کہ آپ بتائیں کہ آپ نے وہ پیسے جمع کیئے ہیں یا نہیں۔سر! تو وہ کہہ رہا تھا کہ ہم نے کام شروع کر دیا ہے میں نے کہا کہ کتنا کام ہوا ہے سر! اُس نے بہت سارے بتائے کہ میں آپ کو دوبارہ اس چیز پر جو progress ہم نے کی ہے میں آپ کو اس پر بریفنگ دینا چاہتا ہوں۔ابھی اس طرح کر لیتے ہیں کہ اس میٹنگ کو کل پرسوں دوبارہ continue کرتے ہوئے۔۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: سر! آپ سے گزارش ہے کہ آپ کی سربراہی میں ہم پانچ، چھ ایم پی ایز نصیر آباد ڈویژن کے۔

جناب اسپیکر: تمام ممبرز۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے امورعمومی نظم ونسق: سر! اس سے زیادہ متاثر نہ یہ پائپوں کی وجہ سے اور پٹ فیڈر کی وجہ سے سب سے زیادہ متاثر ہو رہا ہے ہم تیل والے خاص کر سر! کچھ علاقے نصیر آباد، جعفر آباد اور جھل مگسی کے لوگ۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے done ہو گیا۔طارق خان سے بھی کہہ دیتے ہیں آپ، طارق خان، محمد خان لہڑی صاحب، سلیم خان کھوسہ صاحب، اور فیصل جمالی صاحب ہیں done ہو گیا ہے ٹھیک بلا لیتے ہیں۔حاجی محمد خان صاحب اب آپ کی باری ہے جی حاجی صاحب آپ فرمائیں۔

حاجی محمد خان لہڑی (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): شکریہ جناب اسپیکر صاحب! ہمارے معزز دوست نے اس پر تفصیلی بات کی۔میں آج سے کیا نہیں کروں گا۔جو آپ نے یہاں کہا کہ میں نے PD کو بلایا کہ یہاں آیا اُنہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ اُس پر ہم نے کام start کیا ہوا ہے۔میرے پاس وہ pictures بھی ہیں جو آپ نے اُن سے کہا تھا کہ 50% پیسے واپس کریں اُنہوں نے تین چار دن وہیں پر excavator لگائے صرف اُس کے parallel ایک barrage بنانا تھا اُس پر اُنہوں نے کچھ تھوڑا کام کیا پھر اُس کے بعد وہ بھی چھوڑ دیا صرف اسی

وجہ سے کہ ہم نے کام start کیا ہے تا کہ وہ پیسے ہمیں واپس نہیں کرنے پڑے۔اور وہاں کچھ بھی کام نہیں ہے اس وقت میرے پاس وہ pictures موجود ہیں اسمبلی اجلاس کے بعد میں آپ کو pictures دکھاؤں گا کہ کیا کام کیا ہے۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری صاحب کل پرسوں جب بھی وقت ملے کسی بھی time وہ جو پٹ فیڈر کینال کے حوالے سے جو ہماری میٹنگ تھی ۔اُس کو دوبارہ کال کریں اور اِن تمام ممبرز کو جلد سے جلد بلائیں ۔اور اس میں additional ایک ممبر اپنا زرین مگسی صاحب اُن کو بھی شامل کردیں۔جی. please continue

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: جناب اسپیکر صاحب! حقیقت ہے یہ ہماری اسکیم ہے یہ ہمارے لوگوں کی حقیقت ہے دیرینہ ایک مطالبہ تھا کیونکہ یہ ہمارے پٹ فیڈر کی لائننگ ہوجائے اس کی جو ایک drainage بنیں۔حقیقت ہے یہ 2023ء میں جب میں as a irrigation minister تھا اور اللہ کے فضل سے اُس وقت یہ چیزیں کردیں لیکن 2024ء میں اُنہوں نے پیسے ٹینڈر کیے پیسے لے لیے اور 2025ء گزر گیا لیکن ابھی 2026ء میں اس پر بالکل کوئی کام نہیں ہوا ہے۔آپ ایک کمیٹی بنائیں خود اُدھر جا کر visit کریں اُس کو دیکھیں کہ وہاں کیا کام ہوا پھر ہم آپ کو دیکھائیں گے بھائی اُنہوں نے جو وہاں کام کیا ہے آپ کی سربراہی میں آپ کمیٹی بنائیں آپ جائیں visit کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں یہ اس طرح اگر دوبارہ غلط بیانی کی تو ایک کمیٹی بنائیں گے جو کہ۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: سر! میرے پاس وہ تصاویر موجود ہیں آپ مہربانی کریں یہاں اُس کو نہیں بلائیں آپ ایک دن مہربانی کریں ہیلی لے لیں وہاں جا کر موقع دیکھیں جہاں zero سے لے کر RD 109 یہاں کام کیا اُس کو دیکھ لیں۔.thank you very much

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے done ہے. thank you very much میں Number wise آرہا ہوں one by one۔ڈاکٹر اشوک کمار! نہیں سر! آپ نے ہاتھ کھڑا کیا ہے اُنہوں نے پرچی بھجوائی ہے۔یہ پرچی جب سے اسمبلی بنی ہے اُس وقت سے چل رہی ہے سر! تشریف رکھیں۔جی please!

ڈاکٹر اشوک کمار: شکریہ اسپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک important issue کی طرف دلانا چاہ رہا ہوں۔جیسے کہ میرا حلقہ حب ہے حب اور کراچی برابر میں یہ بلوچستان اور سندھ کے بارڈر پر ہی ہیں تو میری گزارش آپ سے یہ ہے کہ جیسے کراچی سے حب چینی لانا منع ہے ministry of industry سے اُن کی permission لیں ایک گاڑی کی اور 60 ہزار روپے خرچہ کریں تو کراچی سے حب چینی لائی جاتی ہے۔برائے مہربانی میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ بلوچستان کے اندر پہلے ہی بے روزگاری ہے اتنی مہنگائی ہے مجھے یہ سمجھ میں نہیں آرہا کہ بارڈر

ایریا پر یہ چیز ہونی چاہیے اب کراچی سے حب چینی لانے پر 60ہزار روپے پرمٹ کا دو industry department میں خدا کو پتہ ہے کون لیتا ہے کون نہیں لیتا ہے میں کسی پر الزام نہیں لگاتا۔

جناب اسپیکر: یہ چینی local consumption کے لیے اُس کو بھی نہیں آنے دیتے؟

ڈاکٹر اشوک کمار: سر! لوکل حب کے استعمال کے لیے۔ اگر ایک گاڑی کراچی سے حب لائیں تو 6,7ہزار روپے 100 روپے فی بیگ ہمیں اُن کو دینا پڑتا ہے مقصد وہاں کے واپاریوں نے دینا ہے industry department کو۔ کہ بھائی یہ پرمٹ issue ہوگی۔ اب مجھے بتائیں کہ بلوچستان میں اگر سمگلنگ ہوتی ہے تو بلوچستان کے بارڈر سے ہوتی ہے۔

جناب اسپیکر: یہ آپ کہہ رہے تھے کہ ایک ٹرک پر دس ہزار روپے لیتے ہیں یہ کون لیتا ہے؟

ڈاکٹر اشوک کمار: جناب اسپیکر! بات یہ ہے کہ پرمٹ ایک ہوتی ہے کہ NOC issue ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر: کون کہتا ہے پرمٹ issue کا؟

ڈاکٹر اشوک کمار: industry department ہے۔

جناب اسپیکر: industry department کرتا ہے. okay.

ڈاکٹر اشوک کمار: industry department NOC دیتا ہے کہ کراچی سے حب کے لیے آپ یہ اگر گاڑی خدانخواستہ خراب ہو جاتی ہے اُس چینی کو دوسری گاڑی میں اگر لوڈ کر کے آتے ہیں تو کسٹم روک لیتا ہے کہ بھائی یہ گاڑی خراب ہوگئی تھی یہ گاڑی نہیں ہے یہ پرمٹ صحیح ہے مال صحیح ہے لیکن گاڑی دوسری ہے۔ اگر driver دوسرا ہو جاتا ہے تو بھی یہی issue ہوتا ہے۔ تو جناب اسپیکر! یہ important issue ہے۔ مہربانی کر کے آپ اس پر نوٹس لیں۔

جناب اسپیکر: Okay۔ نہیں نہیں اُس کی report منگواتے ہیں ذرا سیکرٹری انڈسٹری سے۔

ڈاکٹر اشوک کمار: سر! ویسے دوسرا issue یہ ہے کہ جس طریقے سے سی ایم صاحب نے کل فرمایا کہ بھائی یہ پولیس کا کام سمگلنگ کو روکنا نہیں ہے اچھی بات ہے کہ سی ایم صاحب نے جو کیا اُس کے بعد بلوچستان کے districts کے اندر پیٹرول ڈیزل کا ریٹ کم ہوا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ دوسرے ادارے بھی اسی طریقے سے کریں۔ اب اگر حب سے کوئی گاڑی جاتی ہے آپ حب اور کراچی کا پل دیکھیں daily شام 5 بجے سے لے کر 12 بجے تک پل اتنا جام ہوتا ہے کہ ایمبولینس جانے کا بھی راستہ نہیں ہوتا ہے۔ برائے مہربانی کر کے اس پر بھی ایک نوٹس لیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے سیکرٹری انڈسٹریز کو direct کیا جائے کہ پہلے بتایا جائے کہ وہ جو راستوں پر کھڑے ہو کر ٹرکوں سے پیسے لیتے ہیں جو لوکل چینی آتی ہے کراچی سے حب کے لیے۔ اُس کی بابت رپورٹ دی جائے۔ اور جو

لائسنس issue کرتے ہیں وہ کس بنیاد پر کرتے ہیں اور یہ problem کیوں آرہی ہے یہ ساری details ذرا منگوائی جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: جناب اسپیکر! ہمارے نصیر آباد کا بھی یہی issue ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: سر! آپ ہمیں بات نہیں کرنے دیتے آپ کا کورم پورا نہیں ہے ہم آپ کے کورم کی نشاندہی کریں گے۔

جناب اسپیکر: آپ نشاندہی کریں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: سر! آپ ہمیں بات نہیں کرنے دیتے ہیں اُن کو دے رہے ہیں پھر کورم تو ہم توڑ دیں گے کورم تو پورا نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ تو آپ کا right ہے آپ نشاندہی کر سکتے ہیں۔ میں آرہا ہوں آپ کی طرف ڈاکٹر صاحب آرہا ہوں تقریباً۔ جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: آپ DG صاحب کو بلالیں ہمارے نصیر آباد کا بھی یہی مسئلہ ہے۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ ہمارا جیکب آباد، ڈیرہ اللہ یار جیسے بادینی صاحب کا حلقہ ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ آگیا ہے نصیر آباد ڈویژن کا وہ بھی منگوادیں۔ ڈاکٹر صاحب نے دھمکی دی ہے کورم توڑنے کی آپ مہربانی کر کے خاموش ہو جائیں تاکہ میں ابھی اُن کو فلور دوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: 15 کلومیٹر کا فاصلہ نہیں ہے یہاں سے حقیقت آپ کے کوئٹہ کے لیے یہاں کوئی candy کا، یہاں کوئی فیکٹری وغیرہ نہیں ہیں۔ ہزاروں بوریاں یہاں آتی ہیں ہمارے نصیر آباد کا اُدھر کے تاجروں کو چینی نہیں ملتا ہے۔ اور اس حوالے سے آپ ہمیں بلالیں ہم اس پر بھی بات کریں گے۔

جناب اسپیکر: okay done. نصیر آباد ڈویژن کو بھی شامل کریں۔ نصیر آباد ڈویژن اور حب یہ دونوں کو ڈال دیں جس پر ڈاکٹر اشوک صاحب نے پوائنٹ اٹھایا تھا۔ جی ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ صاحب جی پلیز۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: سر! شکریہ مَیں آپ سے عرض کروں۔

جناب اسپیکر: ڈاکٹر صاحب جی آپ حکم کریں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: سر! شکریہ جب چیف منسٹر صاحب چلے جائیں گے۔ تو سارے چلیں جائیں گے۔ آپ میری بات سنیں، سر! مجھے پتہ ہے کابینہ کے مسئلے یہاں کیوں لاتے ہیں۔ آپ اِن مسائل کو برائے مہربانی اپنی کابینہ میں رکھیں آپ کابینہ کے ممبر ہیں۔

جناب اسپیکر: ڈاکٹر اشوک صاحب، عبدالمجید بادینی صاحب، اور محمد خان لہڑی صاحب بھی کابینہ کے ممبر نہیں ہیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: its ok. Government benches کوشش کریں کہ اپنا مسئلہ وہیں پر رکھیں۔ سر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے دو isuess ہیں ایک یہ ہے۔ کہ اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کی جو تعیناتی ہیں وہ بہتر طریقے سے ہوئی ہیں۔ اِس میں اپنا شعیب صاحب ایک منٹ۔۔۔

جناب اسپیکر: honorable member please حاجی محمد خان، please order in the hosue. جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: ہماری جو پبلک سروس کمیشن ہے اُس کے لیے ہمارے بچوں کے لیے مشکل ہے میں آپ کو دو، تین مثالیں دوں گا۔ پٹواری کی 300 پوسٹوں میں 45 ہزار بچوں نے آ کر کوئٹہ میں test دی۔ جس میں بچوں کے ایک ارب 20 کروڑ روپے خرچ ہوئے۔ اگر ایک بچے پر 25 ہزار روپے خرچ ہو۔ اسی طرح تحصیلدار کے لیے 14 ہزار بچوں نے ٹیسٹ دی نائب تحصیلدار کے لیے 11 ہزار بچوں نے ٹیسٹ دی۔ تو آپ مہربانی کریں جو بل پڑا ہوا ہے ظہور صاحب آپ سینئر لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو پبلک سروس کمیشن کا بل پڑا ہوا ہے law department میں اُس کو cabinet میں approved کر کے اُس کو لائیں۔ تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں آپ سروس کمیشن کے دفاتر بنا دیں جس طرح باقی صوبوں میں ہے۔ اب سندھ کراچی، حیدر آباد، سکھر، اور لاڑکانہ میں بھی ہے۔ اِسی طرح پنجاب میں بھی 10 جگہوں پر ہیں۔ تو ہمارا واحد سینٹر یہ ہے یہ تو ہر سال ایس ایس ٹی، ہیڈ ماسٹر کی 100 ہیں اور وہاں 26 ہزار، 24 ہزار applicant آئیں گے۔ تو اِس سے ہمارے لوگوں کا خواہ مخواہ trust ختم ہو رہا ہے۔ میری گزارش یہی ہے کہ آپ اِس کو cabinet سے approved۔۔

جناب اسپیکر: honorable minister finance please ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ گورنمنٹ سے انہوں نے پبلک سروس کمیشن کے حوالے سے request کی ہے ذرا آپ مہربانی کر کے سنیں تشریف رکھیں وہ کہہ رہے ہیں کہ اِس کو تھوڑا سا پھیلائیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: سر! میرے پاس statics ہیں کہ ایک سال میں کتنے ارب روپے بچوں کے ضائع ہوتے ہیں سیٹیں 10 ہیں آتے ہیں 2 ہزار 4 ہزار دوسری بات سر! میری یہ ہے کہ اس میں ہمارے واشک میں جو پچھلے دنوں واقعات ہوئے ہیں۔ واشک کے والی وارث تو بیٹھے ہوئے ہیں علاوہ نوشکی کے تمام banks بند ہیں۔ اب وہاں لوگ حیران ہیں ہم نے لیٹر لکھا ہے آپ مہربانی کر کے as a Speaker اسٹیٹ بینک کو آپ لکھیں۔ ویسے تو ڈپٹی کمشنروں کے دفتروں پر بھی حملے ہوئے ہیں اُنکو بھی بند کریں، تھانوں پر بھی حملے ہوئے ہیں اُن کو بھی بند کریں پھر،

سیکورٹی اداروں پر بھی حملے ہوئے ہیں اُن کو بھی بند کریں۔ banks کو کیوں بند کیے ہیں؟ دو exam ہوئے ہیں نوشکی کے بچوں کے وہ اپنے فیسیں جمع نہیں کر سکے۔تو میری گزارش ہے آپ یا حکومت اسٹیٹ بینک کو یہ لیٹر لکھے کہ بھئی آپ اِن بینکوں کو کھول دیں۔اسپیکر صاحب! تیسری میری آپ سے گزارش ہے سی ایم صاحب تو چلے گئے۔ ہمارے ہمسایہ ملک میں آگ لگی ہوئی ہے یہ پورا خطہ ایک جنگی ماحول میں چل رہا ہے ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے۔آپ مہربانی کریں ایک دن کم از کم موجودہ بین الاقوامی صورتحال پر بلوچستان کا حال تو یہ ہے کہ ہم اپنے گھروں میں نہیں جاسکتے۔اِس پر کوئی حال احوال ہو۔اگر اس جنگ نے وسعت پائی۔تو ہمارا کیا حال ہوگا؟ اِس پر کم از کم اسمبلی debate کرے discussions کرلیں۔ ہماری مشکلات اپنی جگہ پر ہیں لیکن یہ ہے دنیا میں ایک جنگ ہے شاید بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ 3rd world war ہو جائے۔اور ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے ہم ایسی باتوں پر لگیں ہوئے ہیں جیسے دنیا میں کچھ نہیں ہورہا ہے۔آپ کا شکریہ آئندہ ہم آپ کے لیے چٹ بھجیں گے۔

جناب اسپیکر: نہیں پوائنٹ آپ کا ٹھیک ہے۔ کیونکہ اُس کی تیاری کرنی چاہیے کہ آنے والے کچھ ہماری مشکلات ہوں گی۔اصغر ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میں بڑے اہم ایشو پر بات کرنا چاہ رہا ہوں۔ کچھ دن قبل پشین یارو میں ایک دردناک واقعہ پیش آیا۔ایک گھر کے اندر دو جوان گھسے۔اور اُنہوں نے ایک خاتون اور دو مرد کو قتل کیا وہاں اُنکا کوئی پرانا مسئلہ چل رہا تھا۔لیکن یہ کسی کو بھی اجازت دی ہے کہ کسی کے گھر میں گھسیں اور وہ قتل و غارت کریں اور پھر بعد میں فرار ہو جائیں۔

جناب اسپیکر: یہ کہاں یارو میں ہوا ہے؟

جناب اصغر علی ترین: سر! یارو پشین میں ہوا ہے۔ ہمارے علاقے کے لوگ یاروں کے بلخصوص لوگ سراپا احتجاج ہیں اُنہوں نے وہاں کیمپ قائم کیا ہوا ہے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی صاحب نے سوموٹو، نوٹس اُس کا بھی لیا ہے ایکشن بھی لیا ہے۔ وزیر داخلہ صاحب بھی گئے ہیں لیکن آج دن تک قاتلوں کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! ہمارا جو پشین کا حلقہ ہے بالخصوص جو یارو کے لوگ ہیں وہ انتہائی امن پسند والے لوگ ہیں وہ انتہائی شریف پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ وہ اِن چیزوں سے بہت دور ہیں لیکن قلعہ عبداللہ میں جو حادثہ ہوا ہے۔ وہ تقریباً پشین کی طرف آنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ پشین کے بھی حالات خراب کیے جائیں۔لیکن انشاء اللہ تعالیٰ ہم کسی بھی قیمت پر پشین کے حالات خراب نہیں ہونے دیں گے۔ ہمیں جو بھی قربان دینی پڑی وہ ہم دیں گے۔ جناب اسپیکر صاحب! امن ہے امن سے بہت چیزیں جڑی ہوئی ہیں امن ہے تو روزگار ہے، امن ہے تو صحت ہے، امن ہے تو تعلیم ہے، امن سے وابستہ بہت

چیزیں ہیں۔ ہمارے یہاں گورنمنٹ کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ذمہ دار بیٹھے ہیں وزیر داخلہ صاحب نہیں ہیں لیکن ظہور بلیدی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ سینئر وزیر ہے اِن سے میری request ہے کہ اِن قاتلوں کو گرفتار کیا جائے اور اِن کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ تا کہ اِس علاقے میں امن رہے اگر اِس علاقے میں ایسے واقعات ہوتے رہیں گے اور لوگ دندناتے پھرتے رہیں گے پھر تو ہر بندہ وہ اِس طرح کارروائیاں کریگا اور پھر وہ۔۔۔

جناب اسپیکر: کیا اُن پر کوئی سیاہ کاری کا الزام لگایا ہے؟

جناب اصغر علی ترین: نہیں وہ ایک رشتہ کے لیے کہا تھا کہ مجھے رشتہ چاہیے اُنہوں نے انکار کر دیا کچھ اس طرح ہے لیکن اسلحہ اٹھانا اور اسلحہ اٹھا کر کھلے عام پھرنا اور گھروں میں گھسنا لوگوں قتل کرنا اُن کو سٹرفکیٹ کس نے دیا ہے یہ سٹرفکیٹ جناب اسپیکر صاحب! تو نہیں ہونا چاہیے پھر آپ کو پتہ ہے کہ جو یاروکے لوگ ہیں وہ انتہائی امن پسند لوگ ہیں۔ بڑے شریف لوگ ہیں۔اس طرح کے واقعات کا حکومت کو چاہیے کہ نوٹس لے اور جناب اسپیکر صاحب! امن و امان قائم۔ابھی تو B ایریا بھی ختم ہو گیا اب تو سارا A ایریا ہے پہلے تو یہ تھا کہ A ایریا B ایریا، اب تو کم از کم انہیں گرفتار کیا جائے آئی جی سے بات کی جائے سی ایم صاحب۔۔۔

جناب اسپیکر: یہ آئی جی پولیس کو اِس کا بتایا جائے کہ اس واقع کی جب تک ابھی یہ جو اُنہوں نے واردات کی ہے وہ ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے ہیں؟

جناب اصغر علی ترین: ابھی تک کوئی پرسان حال نہیں۔

جناب اسپیکر: کوئی گرفتار نہیں ہے۔

جناب اصغر علی ترین: لوگ سراپا احتجاج ہیں اور بار بار ہم سے رابطے کر رہے ہیں کہ کم از کم اُنکو گرفتار کیا جائے اُن کو عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے تا کہ اس طرح کے واقعات نہ ہوں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب اصغر علی ترین: دوسری بات جناب اسپیکر صاحب! آپ کا بھی حلقہ نہ وہ ایک پشتون بیلٹ سے ہے ہمارے بھی بالخصوص۔ جناب اسپیکر صاحب! ہمارا جو پشین ایریا ہے یہ زراعت سے وابسطہ ہے اور ہمارا جو پانی کا لیول ہے وہاں وہ 1000 سے 1200 فٹ پر چلا گیا ہے۔

جناب اسپیکر: بالکل۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! اور حالت یہ ہے کہ میرا یہ خدشہ ہے اگر وہاں ڈیموں کی تعمیر نہ کی جائے تو لوگ migrate کریں گے۔اپنے حلقہ چھوڑ کر کوئٹہ آئیں گے اور کوئٹہ میں پانی کی صورتحال کا آپ کو معلوم ہے

جناب اسپیکر: بالکل۔

جناب اصغر علی ترین: پچھلی بار جو حکومتوں نے جو ڈیمز کے حوالے سے فیصلے کیئے ہیں بالخصوص P&D ڈیپارٹمنٹ نے اُس میں بھی پشین کو نظر انداز کیا ۔اور اِس دفعہ بھی کچھ ایسا لگ رہا ہے بندر بانٹ ہے کہ بھئی یہ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں کہ آپ دیکھیں ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کا مقصد کیا ہے؟

جناب اسپیکر: پشین میں sites ہے ڈیم بننے کی؟

جناب اصغر علی ترین: سَر! بہت sites ہیں one thousand plus sites ہیں جناب اسپیکر صاحب! ابھی جتنا پانی آیا ہے سب ضائع ہو گیا ہے اور جو پرانے ڈیمز بنے ہوئے ہیں جو سابقہ حکومت نے بنائے ہیں وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

جناب اسپیکر: اچھا۔

جناب اصغر علی ترین: 100 ڈیمز 2013ء میں لے آئے ہیں ۔

جناب اسپیکر: جی ہاں بالکل۔

جناب اصغر علی ترین: ہاں میں نے یہ کیا کہ ہم نے میاں محمد نواز شریف سے ڈیم لے کر آیا۔کیا وہ ڈیم قلعہ عبداللہ اور پشین ،چمن میں کوئی لوگوں کو مستفید کر رہے ہیں؟ سارے ڈیمز ٹوٹ گئے ہیں سارے ڈیمز ناکارہ ہو گئے ہیں سارے پیسے ضائع ہو گئے ہیں جناب اسپیکر صاحب! اب زمیندار کس کے پاس جائیں؟ زمیندار لازمی بات ہے ہمارے پاس آئیں گے ہم کہاں آواز اُٹھائیں گے؟ اسمبلی میں اُٹھائیں گے، جناب اسپیکر صاحب! P&D کا وزیر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: ڈاکٹر مالک صاحب کی گورنمنٹ میں فیڈرل گورنمنٹ سے ڈیمز آئے تھے ۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! جی بالکل آئے تھے مجھے اِن 100 ڈیموں میں سے ایک ڈیم بھی بتائیں جو ابھی ثابت اور سالم ہو۔اب کہتے ہیں کہ یہ پانی۔ میرے اپنے گاؤں کا ڈیم ہے جناب اسپیکر صاحب! کلی ملیزئی کا ڈیم ہے، آپ کوئی اور ڈیم اُٹھالیں وہ سارے ٹوٹے ہوئے ہیں۔اربوں روپے خرچ ہو گئے ہیں پانی ضائع ہو رہا ہے ابھی تو اللہ کا شکر ہے کچھ بارش ہوئی ہے جناب اسپیکر صاحب! پچھلے سال جو ہمارے زمیندار حضرات نے فصل کے پیسے لیے نہ ہونے کے برابر ہیں یعنی مثال اگر ایک باغ ہے انگور کا۔اُس پر خرچہ 50 لاکھ روپیہ ہوا ہے اور اس نے بھیجا 25 لاکھ روپے ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔

جناب اصغر علی ترین: 25 کا اور 25 لاکھ روپے جیب سے ڈالا ہوا ہے کیوں؟ پچھلے سال بارشیں اب بارشیں جب ہوئی ہیں ہمارے پاس ڈیمز نہیں ہیں ہم نے کون سا آپ سے 50 ارب کا ڈیم مانگنا ہے یا 100 ارب کا ڈیم مانگنا ہے ہمارے چھوٹے ڈیمز ہیں 20 کروڑ، 30 کروڑ، 60 کروڑ اور 70 کروڑ روپے کے اور یہ feasibility خود بنالیں اپنا ڈیپارٹمنٹ بنالیں خود جا کر دیکھ لیں۔ قلعہ عبداللہ میں، چمن میں اور پشین میں کیا ضرورت ہے زرعی علاقہ کونسا ہے زرعی آبادی کہاں ہیں زمیندار کہاں بستے ہیں جناب سپیکر صاحب! ہمارے جو زمیندار حضرات ہیں وہاں ایکشن کمیٹی ہے وہ بارش کے دن live video کرتے ہیں کہ یہ دیکھیں جی بند ٹوٹا ہوا ہے یہاں پانی ضائع ہو رہا ہے یعنی اتنا اُن میں۔۔۔

جناب اسپیکر: order in the house. مجید بادینی صاحب please order in the , house. جی، جی continue۔

جناب اصغر علی ترین: تو وہ خود یعنی وہ ویڈیوز بنا کر ہمیں بالخصوص گورنمنٹ کو یہ احساس دلا رہے ہیں کہ جی پانی ضائع ہو رہا ہے اور اریگیشن ڈیپارٹمنٹ ٹس سے مَس نہیں ہے یعنی جب ایک چیز سوشل میڈیا پر highlight ہوگئی ہے اور جائز ہے ایک تو اِدھر بندہ scoring یا سیاست کرتا ہے اور جائز وہ highlight ہو گیا۔ تو کم از کم اریگیشن ڈیپارٹمنٹ جو اتنا بڑا ڈیپارٹمنٹ ہے جس میں اربوں روپے کے ٹینڈر ہوتے ہیں تو جناب اسپیکر صاحب! اُن کے نوٹس میں ہونا چاہیے آپ بتائیں کتنے ملازمین اریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں ہیں کتنی تنخواہیں لیتے ہیں؟

جناب اسپیکر: بہت زیادہ۔

جناب اصغر علی ترین: 150 سے 300 تک گاڑیاں اِن کے پاس موجود ہیں fuel کتنا consume کرتے ہیں تنخواہیں اور TA/DA کتنا لیتے تھے ہیں یہ سارا ریکارڈ ہمارے پاس ہے پی ایس سی میں آئے گا میں آپ کو یہاں اگلا سیشن تیار ہے میں آپ کے سامنے put-up کروں گا اور کارکردگی کیا ہے؟ زیرو کام کیا ہے زیرو repair کے پیسے آپ کے پاس نہیں ہیں؟ جو چھوٹا ڈیم repair آپ نہیں کر سکتے ہیں؟ نئے ٹینڈرنگ بس بجٹ آ گیا ٹینڈر ہو گیا نہ آپ نے کیا نہ میں نے کیا کام ختم بس ہمارا کام صرف ٹینڈرنگ ہے۔

جناب اسپیکر: ok۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! تو P&D کے وزیر بیٹھے ہیں ظہور بلیدی صاحب اِن کا نام لے کے کہہ رہا ہوں کہ خُدارا پشین پر رحم کریں یہ جو coming PSDP ہے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھیں سر! مَیں سی ایم صاحب اور چیف سیکرٹری صاحب کے پاس بھی گیا ہوں میں نے اپنی آواز یہاں ریکارڈ کروائی ہے۔

جناب اسپیکر! اس دفعہ ہمیں ڈیموں کی اشد ضرورت ہے اگر ہم نے زراعت، لوگوں اور پانی کو بچانا ہے تو ہمیں ڈیمز چاہیے جناب اسپیکر صاحب! شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you. فضل قادر مندوخیل صاحب۔

جناب فضل قادر مندوخیل: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! ہمارے ژوب میں ایک سکول ہے جو سٹی برانچ کے نام سے ہے شاید یہ سکول ہماری پیدائش سے پہلے کا بنا ہوا ہے لیکن پچھلے دو، تین سالوں سے اوقاف والے کہہ رہے ہیں کہ ہمیں اسکول خالی کر کے دے دیں یہ جائیداد ہماری ہے یا ہمیں اِس کا کرایہ دے دیں۔

جناب اسپیکر: اوقاف والے کہہ رہے ہیں؟

جناب فضل قادر مندوخیل: اوقاف والے کہیں رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: اچھا۔

جناب فضل قادر مندوخیل: ابھی ان لوگوں نے ان کے پاس بل بھیجا ہوا ہے 20 لاکھ روپے کا۔ کہ آپ ہمیں 20 لاکھ روپے payment کر دیں یہ یا جائیداد ہمیں خالی کر کے دیدیں آئے دن اُن کو نوٹس ملتے ہیں کہ یہ سکول بند کر دیں آپ اگر یا قائمہ کمیٹی کا چیئرمین ۔اوقاف کا میں خود ہوں آپ اجازت دیتے ہیں تو ایک میٹنگ کر لیتے ہیں regional head کے ساتھ کہ یہ کیا مسئلہ ہے اور اس کا solution کیا ہے

جناب اسپیکر: تو اب کیا کیا جائے پھر آپ کیا؟

جناب فضل قادر مندوخیل: سر! یہ تو جائیداد۔

جناب اسپیکر: پراپرٹی اوقاف والوں کی ہے۔ یا ایجوکیشن والوں کی ہے؟

جناب فضل قادر مندوخیل: سر! اوقاف کی ہے یہ پراپرٹی ایجوکیشن والوں کو ٹرانسفر کر دیں۔

جناب اسپیکر: یہ متروقہ املاک کا یہ کون یہاں ڈائریکٹر ہے؟ اِس کا ہے کوئی؟

جناب فضل قادر مندوخیل: سر! کوئٹہ میں یہاں اِن کا ریجنل ہیڈ بیٹھتا ہے۔

جناب اسپیکر: اُن سے رپورٹ منگوا لیتے ہیں نہ کہ بھئی یہ تو ایک ایسی رپورٹ ہے کہ یہ کوئی مندر شندر تو نہیں تھا پہلے یہاں کوئی سکول بنایا گیا؟

جناب فضل قادر مندوخیل: سر! کوئی تھا۔

جناب اسپیکر: ہیں۔

جناب فضل قادر مندوخیل: پہلے ایک گرجا گھر تھا 2018ء میں جب گورنمنٹ نے واپس اُن کو دے دیا وہاں ایک

اسپیشل سکول تھا اُس کو نکال کر ایک نئی جگہ دے دی۔

جناب اسپیکر: concernd minister, سیکرٹری سے ڈیپارٹمنٹ سے اِن کی رپورٹ منگوائیں تقریباً detailed رپورٹ۔

جناب فضل قادر مندوخیل: سر! یہ میرے خیال میں مندر ہے ابھی اِس لیے اوقاف والوں نے دعویٰ کر دیا کہ اِس کو بھی یہاں سے شفٹ کیا جائے۔

جناب اسپیکر: مَیں رپورٹ منگوا لیتا ہوں پھر آپ کو بھی بلا لیتے ہیں تقریباً اُن کے ساتھ پھر کر لیتے ہیں ٹھیک ہے؟ thank you۔زاہد علی ریکی صاحب۔

میر زاہد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! اگر question اور answer سے پہلے اگر میری ایک تجویز ہے سوال جواب سے پہلے اگر آپ ہر بندے کو پوائنٹ آف آرڈر پر چھوڑ دیتا ہے بہتر ہے کیونکہ جناب اسپیکر صاحب! آپ کہتے ہیں لاسٹ ٹائم پر میں آپ لوگوں کو ٹائم دے دوں گا سر! ابھی چیئر دیکھ لیں تو یعنی ذمہ دار بندے جناب۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ مجھے بتائیں کیا کریں ایجنڈے کو چھوڑ کر پہلے یہ سارا سسٹم؟

میر زاہد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! میرا یہ مشورہ ہے سر! ابھی دیکھیں جو ذمہ دار ہیں یہاں نہیں ہیں چلے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ۔

میر زاہد علی ریکی: question ہو گئے ہیں answer ہو گئے ہیں سوال و جواب ہو گئے ہیں بل آ گئے ہیں چلے گئے ہیں اور ابھی ابھی پوائنٹ آف آرڈر پر جب ہم بات کرنا چاہتے ہیں کم از کم آخر تک جب اجلاس اسمبلی چل رہی ہے یہ بندے بیٹھ جائیں جناب اسپیکر صاحب! چاہے سی ایم صاحب سے request ہے چاہے وہ اپوزیشن لیڈر یونس عزیز زہری صاحب۔

جناب اسپیکر: بالکل۔

میر زاہد علی ریکی: سر! چاہے گیلری میں جو آپ نے اسمبلی میں آپ نے نوٹس لیا ہوا ہے وہ آکے آخر تک بیٹھیں کہ شاید ہو سکتا ہے اجلاس کے دوران کوئی ایم پی اے کوئی نمائندہ کوئی بلوچستان کی صورتحال پر کوئی بات کرنا چاہے سر!

جناب اسپیکر: مجھے معذرت کا ساتھ کہنا پڑتا ہے مجھے کہنا نہیں چاہیے کہ یہ ساری چیزیں related ہیں لیڈر آف دی ہاؤس کے ساتھ وہ جب یہاں ہوتے ہیں تو سارے بابو حضرات سب یہاں حاضر ہوتے ہیں اور جیسے ہی وہ نکلتے ہیں ان کو اسمبلی اجلاس کی پرواہ کوئی نہیں ہوتی بس تقریباً چلے جاتے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! یہ آپ دیکھ لیں آئندہ اگر اجلاس ہو گیا میں پہلے یہ تجویز دے دوں گا آپ مجھے سپورٹ کریں قائد ایوان بیٹھیں گے میں یہی دستور اگر آپ لوگ سارے دوستوں سے میں کہتا ہوں یہی وجہ ہے اس کے پاس سوال جواب تک سب آخر تک بیٹھیں گے یہ میری رائے ہے۔

جناب اسپیکر: concernd سیکرٹریز کو پابند کیا جائے؟

میر زابد علی ریکی: جی جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: یہ میں دوبارہ رولنگ دے رہا ہوں تقریباً اِس کے خلاف پھر againاِس پر disciplinary action ہوگا جو بھی اِس کو obey نہیں کریگا یا اُس پر عملدرآمد نہیں ہوگا۔تمام سیکرٹریز کو دوبارہ اِنتباہ کیا جائے کہ جس جس ڈیپارٹمنٹ کے questions ہوں گے سیشن کے دوران اُس ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری اسمبلی سیشن start ہونے سے لے کر آخری حد تک وہ بیٹھا رہے گا اسمبلی سیشن میں وہ ساری چیزوں کو سن کر پھر آگے چلے گا تقریباً۔

میر زابد علی ریکی: جناب سپیکر صاحب! ایک پوائنٹ پر اُٹھا تھا۔

جناب اسپیکر: اَب وہ ٹھیک ہے وہ ٹھیک ہے۔جی continue کریں پلیز۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! ابھی رخشان میں transfer posting ہوئی ہے پولیس کی، جناب اسپیکر صاحب! constable کی۔

جناب اسپیکر: ایک چیز آپ کو میں mention کر دوں دیکھیں ایک ہوتا ہے پوائنٹ آف آرڈر، پوائنٹ آف آرڈر کا ہمیں کوئی نہیں۔

میر زابد علی ریکی: پوائنٹ آف آرڈر پر میں کہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: میری گزارش سُنیں ہمیں کوئی پتہ نہیں ہوتا ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر پر آ کر آپ کیا بولیں گے اِس لئے پوائنٹ آف آرڈر کیلئے سیکرٹریز کو پابند نہیں کیا جا سکتا لیکن جو question ہونگے question کی حد تک سیکرٹریز کو پابند کر رہے ہیں ہم۔

میر زابد علی ریکی: ٹھیک ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ رخشان میں کچھ ابھی transfer ہوئے ہیں پولیس والوں کے جناب اسپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ واشک کے 100 پولیس والے نوشکی میں transfer کیے۔

(خاموشی اذانِ عصر)

میر زابد علی ریکی: تو جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: جی please continue

میرزابدعلی ریکی: بات یہ کرنے والا تھا جناب اسپیکر صاحب! رخشان کے حوالے پر۔ رخشان میں سر! چار ڈسٹرکٹس ہیں واشک، خاران، نوشکی، چاغی جناب اسپیکر صاحب! فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہیں شعیب صاحب! cabinet کا حصہ ہیں اگر CM یہاں نہیں ہے مہربانی کریں شعیب صاحب! یہ بات ذرا غور سے سُنیں! آپ بھی رخشان سے آرہے ہیں۔

جناب اسپیکر: منسٹر فنانس! آپ کی طرف اشارہ ہو رہا ہے۔

میرزابدعلی ریکی: بات سُن لیں جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: منسٹر فنانس!

میرزابدعلی ریکی: جب لازمی ہوتے ہیں۔

جناب اسپیکر: minister for finance۔ سر! آپ کی طرف اشارہ ہو رہا ہے۔ آپ ذرا سُن لیں۔

میرزابدعلی ریکی: minister for finance صاحب، پھر بعد میں باہر جا کے مجلس کریں یہ بات رخشان کے حوالے سے کر رہے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ وہ cabinet کا حصہ ہیں یہ جو خاران سے پولیس والوں کو transfer کر کے دالبندین اور واشک سے نوشکی، نوشکی سے خاران یہ کہاں کا قانون ہے اور کہاں کا انصاف ہے جناب اسپیکر صاحب! چلیں DSP کو transfer کریں SP کو transfer کریں SHO کو transfer کریں ایک پولیس والا جناب اسپیکر صاحب! آپ اُس کو خاران سے چاغی کر رہے ہیں اُس کی salary، 40 ہزار یا 50 ہزار یا 70 ہزار وہ وہاں خود کھائیں یا بچوں کو دیدیں جناب اسپیکر صاحب!؟ یہ ابھی shuffling ہوئی ہے رخشان ڈویژن میں جناب اسپیکر صاحب! رخشان نہیں میں کہتا ہوں میں پورا بلوچستان کے حوالے سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں لیویز کو آپ لوگوں نے پولیس میں ضم کیا اگر چمن کا قلعہ سیف اللہ میں لائیں، قلعہ عبداللہ کا آپ جا کے قلعہ سیف اللہ میں لے جائیں، قلعہ سیف اللہ کا آپ لے جائیں ڈیرہ بگٹی میں بھئی خُدارا اِس طرح نہیں کریں یہ اسمبلی آئی ہوئی ہے آپ اِس طریقے سے یا آپ cabinet والے اِس طرح کر رہے ہیں؟ یہ آپ لوگوں کو کل عوام کے پاس جانا پڑیگا جناب اسپیکر صاحب! مہربانی کریں شعیب صاحب آئی جی پولیس صاحب اِدھر نہیں ہیں سر، وزیراعلیٰ صاحب سے شعیب صاحب! آپ بات کریں overall بلوچستان کے حوالے پر۔ یہ جو posting ہوئی ہے transfer ہوا ہے یہ cancel کریں ہاں ڈسٹرکٹ میں اِس تھانے سے دوسرے تھانے پر کر لیں مسئلہ نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! اُس تھانے سے دوسرے تھانے سے کر لیں ٹھیک ہے جو پولیس والا غیر حاضر ہے اُس کو show cause دے دیں مسئلہ نہیں ہے مگر جناب اسپیکر صاحب! اِس طرح ظلم نہیں کریں خضدار کا سر! اِسی طرح ہوا ہے۔ خضدار والوں نے بھی

فون کیا ہے، خضدار والوں کو نوشکی لے گیا ابھی میں جب واشک گیا وہاں مستونگ والے بیٹھے تھے شعیب جان۔آ گئے میرے پاس ایم پی اے صاحب مہربانی کریں ہمیں کھانے کیلئے کچھ بھی نہیں ہے آپ کدھر سے آئے ہیں؟ مستونگ سے آئے ہیں کتنے بندے ہو ہم اِتنے بندے ہیں سہولت۔ کہتا ہے سہولت ایک کمرہ ہے آپ چلیں آپ کو دکھاتے ہیں کھانا ہمیں نہیں ہے کمبل ہمیں نہیں ہے اِس طرح لسٹ آ کر مجھے بنا کر دی ہوئی ہے شعیب صاحب! یہ لسٹ میں آپ دے دوں گا آپ فنانس منسٹر ہیں اگر آپ جانتے ہیں constable پولیس کا transfer کرنا چاہتے ہو اور بلوچستان پہلے اُس لوگوں کیلئے پیسے، رہائش سہولت کر لیں اُس کے بعد پھر کر لیں اِس طرح تو نہیں کریں جناب اسپیکر صاحب! یہ بلوچستان کا issue ہے ہم نے پہلے بار بار بولا ہے خدارا اگر جو مسئلے ہوتے ہیں اِس اسمبلی میں لا کر بحث کریں اُس کے بعد پھر جا کر آپ لوگ اُس کو پاس کریں یہ جناب اسپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر میں نے بات کی۔ اسی وجہ سے میں کہتا ہوں اِس گیلری میں ذمہ دار بندے بیٹھے ہیں اِس طرح پوائنٹ پر ہم لوگ بات کرتے ہیں وہ نوٹ کر کے پھر اُس پر عمل درآمد کریں تو اِسی حوالے سے جناب اسپیکر صاحب! شعیب صاحب اگر بات کرنے ہیں مہربانی کر کے میرے جواب تو دے دیں۔ thank you

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے منسٹر صاحب convey کر دیگا آئی جی صاحب کو اِن کے جو بھی خدشات ہیں اُن کو کر دیں۔ زابد علی ریکی صاحب! آپ اسمبلی گاڑی میں آئیں یا اُونٹ پر آئے ہیں؟

جناب اسپیکر: جناب اسپیکر صاحب! میں نے واشک ٹاؤن کا دورہ کیا سفر بہت لمبا تھا اگر اجلاس اگر تھوڑا مہینے بعد ہو جاتا میں اُونٹ پر اِنشاءاللہ آ جاتا تھا کیونکہ تین دن کی مہلت تھی۔ thank you جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: ok.thank you۔ ظفر علی آغا صاحب۔

سید ظفر علی آغا: شکریہ جناب اسپیکر۔ جناب اسپیکر! جیسا آپ کو پتہ ہے آپ نے ایک رُولنگ دی تھی کراچی کے کچھ مسائل تھے ہوٹلز ایسوسی ایشن کے بارے میں۔ کہ وہاں لوگوں کے ساتھ بڑی زیادتی ہو رہی ہے اُس پر ہم لوگوں نے قرارداد بھی پاس کی اور سب ممبران اِس پر فرداً فرداً اِس پر بات بھی کی اور آپ نے بڑی strictly ایک رُولنگ دی تھی کہ ہم جائیں گے اور اُس پر بات کریں گے کم سے کم ایک مگر مجھے بڑا افسوس سے کہنا پڑتا ہے اِس طرح نہیں کہ آپ نے اسمبلی دو سال بڑی بہترین چلائیں اِس میں کوئی شک نہیں ہے مگر جب آپ رُولنگ دیتے ہیں اور اُس پر عمل نہیں ہوتا ہے تو بحیثیت ایک ممبر۔۔۔

جناب اسپیکر: سر! وہ رُولنگ نہیں تھی وہ اِس طرح تھا ہم نے ایک suggestion دی تھی اُس پر صادق عمرانی صاحب چونکہ پیپلز پارٹی سے اُن کا تعلق ہے اُنہوں نے کہا تھا کہ میں چیف منسٹر سندھ کے ساتھ اُن کی ملاقات کراؤں گا

اور یہ خدشات اُن کے سامنے رکھیں گے اُس کے حوالے سے وہ رُولنگ تو نہیں تھی جی بتائیں۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! آپ نے ایک کمیٹی بنائی تھی صادق عمرانی صاحب کی سربراہی میں۔

جناب اسپیکر: جی، جی بالکل۔

سید ظفر علی آغا: مگر اُس پر خاطر خواہ کوئی بات نہیں ہوئی آج بھی کراچی والے، ہوٹل والے جو آپ کے چمن، قلعہ عبداللہ، پشین۔۔۔

جناب اسپیکر: ہاں problem ہے اُن کی۔

سید ظفر علی آغا: جتنے بھی area کے ہیں وہ آج بھی آپ کے منتظر ہیں کہ یہاں سے کوئی مسیحاء آئے گا اور ہمارے معاملات کو سُنے گا۔ دوسری بات جناب اسپیکر! recently یارو پر ایک دردناک واقعہ ہوا ہے یہاں تقریباً سوشل میڈیا کے دوستوں، جو بھی وابستہ ہے اُن سب کو معلوم ہے آپ یقین کریں اِتنا ظلم میرے خیال سے اِس خطے میں بہت کم مجھے دیکھنے کو ملا ہے کہ جس طرح یارو میں واقعہ ہوا۔ اُس کے گھر میں لوگ گھسے اُس پر فائرنگ کر کے لوگوں کو شہید کیا اِس میں کوئی شک نہیں ہے سی ایم صاحب براستہ ضلع برشور جا رہے تھے اُنہوں نے اُس جلسے میں کہا تھا کہ ملزموں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچائیں گے مگر ابھی تک جن لوگوں کو نقصان ہوا ہے جن لوگوں کے شہداء ہوئے ہیں وہ آج بھی اُن آرڈرز کے منتظر ہیں کہ ہمارے قاتل کب پکڑے جائیں گے اور یہ ایک سوالیہ نشان بھی ہے اِس گورنمنٹ پر کہ یہ کب action لے گی اور کب اِس کا overall result آئیگا۔ ابھی آپ نے رُولنگ بھی دی ہے میرے خیال سے۔

جناب اسپیکر: بس وہ ہو گیا minister concernd اپنا شعیب نوشیروانی صاحب! یہ ہمارے ممبر صاحب اور اصغر ترین صاحب نے دونوں نے اِس واقعہ کا ذکر کیا ہے جو یارو میں ہوا ہے جس میں خواتین اور دو، مرد گھر کے اندر مارے گئے اُن کے قاتل ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے ہیں۔

سید ظفر علی آغا: میں اِس کو conclude کر کے پھر شعیب جان آپ پھر اس پر بولیں۔ میں final بات کر دوں پہلے۔

جناب اسپیکر: تو یہ آپ کو بتا دیں گے تقریباً اِس پر یہ۔

میر شعیب احمد نوشیروانی (وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ): سر! اس واقعہ کا مجھے علم نہیں ہے جو last time ایک واقعہ ہوا تھا وہ غالباً یوسفزئی فیملی کا تھا آپ اس کی بات کر رہے ہیں؟

سید ظفر علی آغا: جی ہاں، جی ہاں۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: میر ضیاء لانگو صاحب جو گئے تھے جو میرے خیال سے اس پر مقدمہ بھی درج

ہو گیا ہے Anti-Terrorism Court میں جو اس کے culprits تھے ان کی regarding چھاپے وغیرہ ہو رہے ہیں۔ اتنا مجھے علم ہے لیکن further اگر دوستوں کو اس پر تسلی چاہیے چونکہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔ کہیں پہ کوئی مجرم ہو اس کو arrest کرنے کے لیے اگر مزید معلومات چاہئیں تو ان کے ساتھ شیئر کر سکتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہو گیا۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر صاحب! اس میں ایک چیز add کر لیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ظفر آغا صاحب یہ منسٹر صاحب نے بھی کہہ دیا ہے۔ اصغر ترین صاحب نے speach کی تھی میں نے اس پر بھی دی ہے کہ آئی جی صاحب سے ہم نے رپورٹ منگوائی ہے کہ وہ کیوں ابھی تک وہ بندے arrest نہیں ہوئے ہیں وہ ہمیں اور آپ کو بتا دیں گے۔

سید ظفر علی آغا: میں ایک چیز add کر لیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی، جی please

سید ظفر علی آغا: وہاں پر بڑے قوم پرست اور باقی پولیٹیکل پارٹیوں نے وہاں ایک کیمپ بنایا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی فیملی کو کم سے کم گورنمنٹ آف بلوچستان on board لے۔ اور جتنی وہاں پیشرفت ہوئی ہے کم سے کم وہ اس کے ساتھ on board ہو۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

سید ظفر علی آغا: تاکہ ایک صحیح میسج جائے جو ظلم ہوا ہے اور وہ اُس کے ساتھ کھڑی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں یہاں سے ایک کلیئر میسج جائے گا کہ یہاں تک پیشرفت ہوئی ہے جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: آپ اس طرح کریں آپ اپنے علاقے کے SP کو DIG range ہے آپ کا تقریباً اُن کو۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر صاحب! ہمارا ایس پی دو مہینے سے نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ایس پی صاحب نہیں ہیں۔

سید ظفر علی آغا: پشین کا ایس پی دو مہینے سے نہیں ہے۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: جناب اسپیکر صاحب! اس میں ایف آئی آر already ہو چکی ہے دہشت گردی کے دفعات لگ چکے ہیں اس کے regarding آپ کے good office سے وہ رپورٹ جا چکی ہے وہاں سے رپورٹ آئے گی further اس پر مزید اگر کہیں پر کوئی کمزور administration کی طرف سے یا پولیس کی طرف نظر آئی تو اس کے against action لیں گے۔

جناب اسپیکر: done done

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: جہاں تک فیملی کے ساتھ رابطے کا تعلق ہے ۔ جہاں تک میرے علم میں ہے۔ میر ضیاء صاحب ہوتے زیادہ بہتر بتا پاتے ۔تو جہاں تک مجھے علم ہے کہ اس tribe کے ساتھ فیملی کے ساتھ منسٹر جو ہے Home Minister کا رابطہ ہے۔ وہ contact میں ہیں ۔لیکن مزید میں کہوں گا تا کہ فیملی کے ساتھ وہ جو deceased family اُن کے ساتھ بھی رابطہ رہے۔

جناب اسپیکر: ok

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر finally اس چیز پر میں تھوڑا سا گوش گزار کرنا چاہتا ہوں فائنل میں اس پر میں نے ایک بات کرنی ہے۔

جناب اسپیکر: conclude کریں please نماز کا ٹائم ہو گیا ہے۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! conclude کر رہا ہوں ۔جس طرح ابھی بارشوں کا ایک موسم جا رہا ہے میری تحصیل حرمزئی ۔ڈسٹرکٹ پشین کی میں بات کر رہا ہوں تحصیل حرمزئی میں ۔ تین ،چار سال پہلے اگر ہم اس پر چلے جائیں ۔تو وہاں پہ پانی کا لیول 600 پر تھا جناب اسپیکر! اب 1200 فٹ پر چلا گیا ہے اور واٹر لیول دن بدن گرتا جا رہا ہے اس کی main وجہ بھی یہ ہے ۔علیزئی سے لے کر جہاں تک سیمزئی ،علیزئی ،حرمزئی سے لے کر جو بالائی علاقے ہیں جو میری constituency میں ہیں آپ یقین جانیں جناب اسپیکر! 2013ء میں کچھ ڈیمز بنے ہیں وہ سارے Leaks پڑے ہوئے ہیں یعنی دو کروڑ تین کروڑ اس کی صفائی ہوتی ہے اور اس کی جو campaction ہوتا ہے وہ اس کے لیے میں نے یقین جانے دو سال ہو گئے ہیں ۔ میں تو رو رہا ہوں اس ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ پر میں تو حیران ہوں ۔آج تک کوئی وہاں نہیں گئے ۔

جناب اسپیکر: question آپ اس کے اوپر لائیں ۔آپ تو اس وقت صرف point of order پر بول رہے ہیں۔

سید ظفر علی آغا: اس طرح اگر واٹر لیول گرتا رہا جس طرح ہم سولر کو زیادہ promote کر رہے ہیں اور سولر کو گھر پر لا رہے ہیں اور اس کو لگا رہے ہیں ۔ ٹیوب ویل سولر پر کر رہے ہیں جس طرح یہ رجحان چل رہا ہے ۔آپ یقین کریں یہ نوٹ کر لیں میری بات ۔ انشاءاللہ العزیز ایسا دور آنے والا ہے کہ اس پر انشاءاللہ اس لیے بول رہا ہوں ۔جس طرح ہمارا نظام درہم برہم ہے۔

جناب اسپیکر: ok ok thank you۔

سید ظفر علی آغا: ایک بوند پانی کے لیے ہم ترس جائیں گے جناب اسپیکر! اور یہ ایریا جس طرح میں نے ابھی آپ کو بتایا ہے تحصیل کربلا کا آپ دیکھ لیں جناب اسپیکر! برشور سے لے کر افغانستان تک ایک بہت بڑی ندی جاتی ہے۔ پوری ندی میں آپ کو ایک بھی ڈیم نظر نہیں آئے گا کہ وہاں کم سے کم کچھ پانی ہم secure کرلیں۔ اور ان لوگوں کو کم سے کم اُس ایریا کو فائدہ پہنچائیں گے۔

جناب اسپیکر: thank you ایک speaker رہ گیا ہے۔ انھیں بھی ٹائم دیدیں۔

سید ظفر علی آغا: اور اب calculation چاہیے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس پر رولنگ دیں۔ پی اینڈ ڈی منسٹر تو چلا گیا جناب اسپیکر! مَیں کوشش کروں گا مَیں جاؤں گا۔ میں اُس کے ساتھ خود جاؤں گا۔ میں سروے کرواؤں گا۔ مگر جناب اسپیکر! جتنے بھی ڈیم بنے ہیں۔ تین ڈیم مجھے پتہ ہے بہت کم پیسوں سے دوبارہ renovate ہو سکتے ہیں بن سکتے ہیں۔ لہذا آپ اس پر کچھ کریں۔

جناب اسپیکر: آپ اس پر question لائیں۔ آپ question لائیں پھر اس کو انشاء اللہ address کرتے ہیں۔ جی میر عاصم کرد گیلو صاحب۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر صاحب! ہم تو question لا کر تھک چکے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی میر عاصم کرد گیلو صاحب۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر محکمہ مال): thank you اسپیکر صاحب! حالیہ بارشیں ابھی جو ہوئی ہیں۔ ہمارے بلوچستان کے مختلف ضلعوں میں بارشیں ہوئی ہیں۔ مگر جو بارش ہمارے اُدھر ہوئی ہیں۔ وہاں لوگوں کی فصلات، بندات وغیرہ سارے بالکل ختم ہوئے ہیں۔ اِس سے پہلے جو 2022ء میں سیلاب آئے تھے جو ہمارے structure تھے bridge وغیرہ تھے اُس ٹائم بھی سارے ختم ہوئے ہیں ابھی بھی بارشیں ہوئی ہیں مزید لوگوں کی فصلات، دانے، گندم سارے نہ ہونے کے برابر ہیں۔ ابھی سی ایم صاحب چلے گئے۔ میں نے کل بھی ان سے کہا تھا کہ ان کیلئے ڈوزر ہاورز کا بندوبست کردیں۔ ہمارے باغ ہمارے کئی دیہات بالکل ختم ہو گئے ہیں صفحہ ہستی سے مٹ گئے ہیں۔ اور اُن کو ابھی جو سی ایم صاحب چلے گئے ہیں۔ کل میں نے ان سے کہا تھا کہ آج میں اپنے علاقے پر بات کرتا تو وہ کچھ اعلانات کرتے۔

جناب اسپیکر: ok-ok

وزیر محکمہ مال: مگر ہمارے حلقے کی بدقسمتی ہے کہ وہ چلے گئے۔ دوسرا اسپیکر صاحب! پہلے بھی میں نے کئی دفعہ یہ بات اسمبلی میں اٹھائی ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ کو دیا تھا یہاں کوئٹہ کسٹم سے ڈھاڈر تک 17 سال سے feasibility report بن رہی ہے وہاں ہوم ورک ہو رہا ہے، draining ہو رہی ہے، یہ کوئٹہ سے ڈھاڈر تک راستے کا۔ ابھی تو

کچھ سی ایم صاحب سے کہا کو رکمانڈر سے کہا۔ کچھ ابھی bridge وغیرہ بنا رہے ہیں۔ دوسرے وہ جو روڈ ہے ہمارا نیشنل ہائی وے کا۔ ابھی تک ایسی پڑا ہوا ہے۔ آپ کے توسط سے فیڈرل گورنمنٹ سے میں کہنا چاہتا ہوں۔ میں خود بھی اسلام آباد جاؤں گا۔ مگر یہاں سے آپ بھی وہ کریں، کہ اس دفعہ PSDP بجٹ میں اس کی feasibility report بنی ہوئی ہے۔ ایکنک سے منظور ہوئی ہے۔ یہ سارے اس کی formilities جتنی بھی ہیں وہ مکمل ہوئی ہیں اس دفعہ اس کو reflect تو اس طرح وہاں بھی تھا 17 سال سے reflect ہوتی آرہی ہے۔ اس دفعہ مہربانی کر کے اس کو PSDP میں reflect کر دیں۔ اور ہمارے جو بھاگ کی بالکل تحصیل ہے۔ وہ ساری تحصیلوں سے پانی آکر وہ آپ کے جھالاوان، مولہ، بولان، یہ آپ کے ناڑی بینک ساروں سے آکر اس کو ہٹ کیا ہے۔ نہ لوگ سو سکتے ہیں نہ اوپر چھت ہے۔ سارے لے گئے ہیں۔ اُس کے لیے سی ایم صاحب سے آپ کے توسط سے اپیل کرتا ہوں کہ اُن کی دادرسی کی جائے۔

جناب اسپیکر: thank you-ok میر عاصم صاحب۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 10 اپریل 2026ء بوقت سہ پہر تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 5 بجکر 35 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)